ارشاد باری تعالیٰ

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ (آل عمران:160)

ترجمہ: پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کیلئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تو تُند خو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کیلئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ   وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 68

شمارہ 47

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

23 ربیع الاوّل 1441 ہجری قمری ● 21 نبوت 1398 ہجری شمسی ● 21 نومبر 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15 نومبر 2019 کو مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ایک ایسی ذات ہے جو جامع صفات کاملہ اور ہر ایک نقص سے منزہ ہے، وہی مستحق عبادت ہے اسی کا وجود بدیہی الثبوت ہے کیونکہ وہ حیّ بالذّات اور قائم بالذّات ہے اور بجز اس کے اور کسی چیز میں حیّ بالذّات اور قائم بالذّات ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

انسانی ہستی کا مدعا

نفس مُطْمَئِنَّه کی یہ نشانی ہے کہ کسی خارجی تحریک کے بدوں ہی وہ ایسی صورت پکڑ جاتا ہے کہ خدا کے بدوں رہ نہیں سکتا اور یہی انسانی ہستی کا مدعا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیے۔ فارغ انسان شکار، شطرنج، گنجفہ وغیرہ اشغال اپنے لئے پیدا کر لیتے ہیں مگر مُطْمَئِنَّه جبکہ ناجائز اور عارضی اور بسا اوقات رنج اور کرب پیدا کرنے والے اشغال سے الگ ہو گیا۔ اب الگ ہو کر منقطع عالم اسے کیوں یاد آوے۔ اس لئے خدا ہی سے محبت ہو جاتی ہے۔ یہ امر بھی دل سے محو نہیں ہونا چاہیے کہ محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ذاتی محبت ہوتی ہے اور ایک محبت اغراض سے وابستہ ہوتی ہے یا یہ کہو کہ اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج اور غم کا باعث ہو جاتی ہے مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے۔ چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کیلئے پیدا ہوا ہے۔ جیسا کہ فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّاریات:57) اس لئے خدائے تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور اپنے پوشیدہ اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہوا ہے۔ پس جب انسان جھوٹی اور نمائشی ہاں عارضی اور رنج پر ختم ہونے والی محبتوں سے الگ ہو جاتا ہے پھر وہ خدا ہی کیلئے ہو جاتا ہے اور طبعاً کوئی بُعد نہیں رہتا اور خدا کی طرف دوڑا چلا آتا ہے۔ پس اس آیت يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا آواز دینا یہی ہے کہ درمیانی حجاب اٹھ گیا اور بُعد نہیں رہا۔ یہ متقی کا انتہائی درجہ ہوتا ہے جب وہ اطمینان اور راحت پاتا ہے۔ دوسرے مقام پر قرآن شریف نے اس اطمینان کا نام فلاح اور استقامت بھی رکھا ہے اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں اسی استقامت یا اطمینان یا فلاح کی طرف لطیف اشارہ ہے اور خود مستقیم کا لفظ بتلا رہا ہے۔

معجزات

یہ سچی بات ہے کہ خدائے تعالیٰ غیر معمولی طور پر کوئی کام نہیں کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ خلق اسباب کرتا ہے خواہ ہم کو ان اسباب پر اطلاع ہو یا نہ ہو، الغرض اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اس لئے ''شق القمر'' یا ''يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا'' (الانبیاء:70) کے معجزات بھی خارج از اسباب نہیں بلکہ وہ بھی بعض مخفی در مخفی اسباب کے نتائج ہیں اور سچے اور حقیقی سائنس پر مبنی ہیں۔ کوتاہ اندیش اور تاریک فلسفہ کے دلدادہ اسے نہیں سمجھ سکتے۔ مجھے تو یہ حیرت آتی ہے کہ جس حال میں یہ ایک امر مسلّم ہے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا تو نادان فلاسفر کیوں ان اسباب کی بے علمی پر جو ان معجزات کا موجب ہیں اصل معجزات کی نفی کی جرأت کرتا ہے۔ ہاں ہمارا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اپنے کسی بندے کو ان اسباب مخفیہ پر مطلع کر دے لیکن یہ کوئی لازم بات نہیں دیکھو انسان اپنے لئے جب گھر بناتا ہے تو جہاں اور سب آسائش کے سامانوں کا خیال رکھتا ہے سب سے پہلے اس امر کو بھی ملحوظ رکھ لیتا ہے کہ اندر جانے اور باہر نکلنے کیلئے بھی کوئی دروازہ بنالے۔ اور اگر زیادہ ساز وسامان ہاتھی، گھوڑے، گاڑیاں بھی پاس ہیں تو علیٰ قدر مراتب ہر ایک چیز اور سامان کے نکلنے اور جانے کے واسطے دروازہ بناتا ہے نہ یہ کہ سانپ کی بانبی کی طرح ایک چھوٹا سا سوراخ۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے فعل یعنی قانون قدرت پر ایک وسیع اور پُر غور نظر کرنے سے ہم پتہ لگا سکتے ہیں کہ اس نے اپنی مخلوق کو پیدا کر کے یہ کبھی نہیں چاہا کہ وہ عبودیت سے سرکش ہو کر ربوبیت سے متعلق نہ ہو۔ ربوبیت نے عبودیت کو دور کرنے کا ارادہ کبھی نہیں کیا۔ سچا فلسفہ یہی ہے جو لوگ عبودیت کو کوئی مستقل اختیار والی شے سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ خدا نے اس کو ایسا نہیں بنایا۔ ہماری معلومات، خیالات اور عقلوں کا باہم مساوی نہ ہونا اور ہر امر پر پوری اور کماحقہ روشنی ڈالنے کے ناقابل ہونا صریح اس امر کی دلیل ہے کہ عبودیت بدوں فیضان ربوبیت کے نہیں رہ سکتی۔ ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ ملائک کا حکم رکھتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر دَوا اور اس سے بڑھ کر دعا کا اصول ہی بے فائدہ اور بے جان ہوتا۔

زمین، آسمان اور مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ پر نظر کرو اور سوچو کہ کیا یہ تمام مخلوقات بذاتہ و بنفسہ اپنے قیام اور ہستی میں مستقل اختیار رکھتے ہیں یا کسی کے محتاج ہیں؟

تمام مخلوقات اجرام فلکی سے لے کر ارضی تک اپنی بناوٹ ہی میں عبودیت کا رنگ رکھتی ہیں۔ ہر پتے سے یہ پتا ملتا ہے اور ہر شاخ اور آواز سے یہ صدا نکلتی ہے کہ الوہیت اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کے عمیق در عمیق تصرفات جن کو ہم خیال اور قوت سے بیان نہیں کر سکتے۔ بلکہ کامل طور پر سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اپنا کام کر رہے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (البقرۃ:256) یعنی اللہ تعالیٰ ہی ایک ایسی ذات ہے جو جامع صفات کاملہ اور ہر ایک نقص سے منزہ ہے۔ وہی مستحق عبادت ہے۔ اسی کا وجود بدیہی الثبوت ہے کیونکہ وہ حیّ بالذّات اور قائم بالذّات ہے اور بجز اس کے اور کسی چیز میں حیّ بالذّات اور قائم بالذّات ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی۔ کیا مطلب کہ اللہ تعالیٰ کے بدوں اور کسی میں یہ صفت نظر نہیں آتی کہ بغیر کسی علّتِ موجبہ کے آپ ہی موجود اور قائم ہو یا کہ اس عالم کی جو کمال حکمت اور ترتیب محکم و موزوں سے بنایا گیا ہے علت موجبہ ہو سکے۔ غرض اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو ان مخلوقات عالم میں تغیر وتبدل کر سکتی ہو یا ہر ایک شے کی حیات کا موجب اور قیام کا باعث ہو۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 96 تا 99، مطبوعہ 2018 قادیان)

ضروری اعلان بابت جلسہ سالانہ قادیان

دسمبر 2019 میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق اخبار بدر قادیان میں اعلان ہوتا رہا ہے کہ یہ جلسہ 125 واں جلسہ سالانہ ہے۔ اس تاریخی جلسہ کی مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض خصوصی پروگراموں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے جس کی اطلاع بذریعہ سرکلر جماعتوں کو دی گئی ہے۔ اسی دَوران ''شعبہ تاریخ احمدیت قادیان'' کی تحقیق وجائزہ کی روشنی میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں یہ اطلاع دی گئی کہ: **2019 میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ 125 واں جلسہ سالانہ نہیں بلکہ 126 واں جلسہ سالانہ ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کی منظوری مرحمت فرمائی اور پروگراموں کو بھی جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ قارئین بدر مطلع رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

عورتوں کے بارے میں ہمارے پیارے دین کی تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم پردہ ہے
یہ اس لئے ہے کیونکہ اسلام عورت کی عزت اور احترام کا اور حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے

حیا ایمان کا حصہ ہے اور حیا عورت کا ایک خزانہ ہے اس لئے ہمیشہ حیادار لباس پہنیں
ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پردے کا حکم دیا ہے تو یقیناً اس کی کوئی اہمیت ہے

اپنے عزیزوں رشتہ داروں کے درمیان بھی جب کسی فنکشن، یا شادی بیاہ میں آئیں تو ایسا لباس نہ ہو جس میں جسم اٹریکٹ کرتا ہو یا جسم نظر آتا ہو
آپ کا تقدس اسی میں ہے کہ اسلامی روایات کی پابندی کریں

ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ احمدی مسلمانوں، مردوں اور عورتوں، نوجوانوں سب نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت منعقدہ اکتوبر 2019 کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

اسلام آباد (یو.کے) MA-24-9-2019

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ آپ احمدی مستورات ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے زمانے کے امام کو مانا اور آپؑ کے بعد خلافت احمدیہ سے وابستہ ہو کر اس کی برکات سے متمتع ہو رہی ہیں۔ آپ نے خلیفہ وقت کی راہنمائی میں اسلامی تعلیمات سے سب دنیا کو روشناس کروانا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ پہلے آپ اور آپ کی اولاد ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو تا کہ آپ اپنے قول و فعل دونوں سے اسلامی تعلیمات کا پرچار کر سکیں۔

عورتوں کے بارے میں ہمارے پیارے دین کی تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم پردہ ہے۔ یہ اس لئے ہے کیونکہ اسلام عورت کی عزت اور احترام کا اور حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ یہ کوئی جبر نہیں ہے کہ عورت کو پردہ پہنایا جاتا ہے یا حجاب کا کہا جاتا ہے بلکہ عورت کو اس کی انفرادیت قائم کرنے اور مقام دلوانے کیلئے یہ سب کوشش ہے۔ اسکے برعکس اسلام مخالف قوتیں بڑی شدت سے زور لگا رہی ہیں کہ مذہبی تعلیمات اور روایات کو مسلمانوں کے اندر سے ختم کیا جائے۔ ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں، مردوں اور عورتوں، نوجوانوں سب نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہم دوسروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہوں گے کہ ہم نے حق کو سمجھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا اور ہم نے پھر بھی عمل نہ کیا۔

حیا ایمان کا حصہ ہے اور حیا عورت کا ایک خزانہ ہے اس لئے ہمیشہ حیادار لباس پہنیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پردے کا حکم دیا ہے تو یقیناً اس کی کوئی اہمیت ہے۔ مائیں نیک نمونہ دکھائیں اور اپنی بچیوں کو چھوٹی عمر سے اس کی عادت ڈالیں۔ مثلاً جوانی میں جب لڑکیاں قدم رکھتی ہیں تو ان کے کوٹ گھٹنوں سے نیچے ہونے چاہئیں۔ ایسے کوٹ پہننے چاہئیں جو ان کا پورا جسم ڈھانکنے والے ہوں نہ کہ فیشن۔ اور بازو لمبے ہونے چاہئیں۔ اپنے عزیزوں رشتہ داروں کے درمیان بھی جب کسی فنکشن میں یا شادی بیاہ وغیرہ میں آئیں تو ایسا لباس نہ ہو جس میں جسم اٹریکٹ (Attract) کرتا ہو یا اچھا لگتا ہو یا جسم نظر آتا ہو۔ آپ کا تقدس اسی میں ہے کہ اسلامی روایات کی پابندی کریں اور دنیا کی نظروں سے بچیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا۔ یعنی اِدھر اُدھر ہونے کی کوشش کی اور فرمایا اَے اسماء! عورت جب بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے تو یہ مناسب نہیں کہ اس کے منہ اور ہاتھ کے علاوہ کچھ نظر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ کرکے یہ بتا دیا۔

پس عورتوں کو جو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اپنی زینتوں کو چھپاؤ۔ اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانکو۔ اپنے تقدس کو قائم رکھو، تو ہر احمدی عورت کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آجکل کے سائنسی دَور میں بہت سے نئے ذرائع ہیں مثلاً انٹرنیٹ، موبائل فون، سوشل میڈیا وغیرہ۔ یہ وقت ضائع کرتے اور برے خیالات پیدا کرتے ہیں۔ احمدی ماؤں کی یہ ذمہ داری ہے کہ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی ان کے منفی اور غلط استعمال سے بچا کر رکھیں۔ اسی طرح اگر ٹی وی پر غلط پروگرام دیکھے جا رہے ہیں تو یہ ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے اور بارہ تیرہ سال کی عمر کی جو بچیاں ہیں ان کی بھی ہوش کی عمر ہوتی ہے، ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس سے بچیں۔ آپ احمدی ہیں اور احمدی کا کردار ایسا ہونا چاہئے، جو ایک نرالا اور انوکھا کردار ہو۔ پتا لگے کہ یہ احمدی بچی ہے۔

اسلام ہر مسلمان مرد اور عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی احمدی طالبات اپنی تعلیم پر توجہ دیں۔ لڑکیاں صرف لڑکیوں سے دوستی کریں۔ تبلیغی رابطہ بھی صرف عورتوں سے ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایم.ٹی.اے سے خود بھی استفادہ کریں اور اَور لوگوں کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔

پس ہر احمدی عورت کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ اپنا تقدس قائم رکھنا چاہئے اور یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور دوسروں سے فرق ہے۔ یاد رکھیں کہ آج کی بچیاں کل کی مائیں ہیں۔ اگر ان بچیوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا ہو گیا تو احمدیت کی آئندہ نسلیں بھی محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کرے کہ ان لوگوں کے سینے اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھنے کے لیے بھی کھل جائیں اور اسے قبول کرنے والے بھی ہوں

افسوس کی بات ہے کہ دنیا کو اسلام کی یہ تصویر نہیں دکھائی جاتی......آپ کی مسجد میں مجھے سکون ملا ہے (ایولن صاحبہ)

آپ کی جماعت صرف احمدیوں سے ہی نہیں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے سے اچھا برتاؤ کرتی ہے (ڈینی ہارکنک)

مسلمانوں کی حالت ایسی ہے کہ ان کو تو اپنے عقیدے اور ایمان کے بارے میں علم ہی نہیں ہے، ان لوگوں کو آپ کے خلیفہ سے اسلام سیکھنا چاہیے......
میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اس طرح حکمت کے ساتھ اسلام کا پیغام سنا ہے (ایک مہمان)

آپ لوگ ہی حقیقی اور اصل مسلمان ہیں (ایک مہمان)

عالمی انصاف اور ہم آہنگی کا جو تصور امام جماعت نے پیش کیا ہے دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے (مالی سے یونیسکو کے ایمبیسیڈر)

اگر دنیا میں وہ اسلام قائم ہو جو امام جماعت احمدیہ پیش کر رہے ہیں تو دنیا کے سب مسائل ختم ہو جائیں گے (کیتھولک افراد کی ایسوسی ایشن کے صدر)

اسلام کی یہ شاخ امن پسند شاخ ہے، یہ اسلام کی اصل تصویر ہے، یہ ایسا اسلام ہے جس میں
انسانیت ہے پیار ہے محبت ہے......خلیفہ کی باتوں سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ غیر معمولی جماعت ہے (ایک مہمان)

جماعت احمدیہ تو دہشت گردی اور شدت پسندی کے خلاف ایک تلوار بن سکتی ہے اور اہم کردار ادا کر سکتی ہے (پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ کونسل آف Kochersberg)

آج تک میں نے اسلام کے خدا پر اتنا گہرا اور وسیع تبصرہ نہیں سنا جو خدا کی وحدانیت کے کامل دعوے کے ساتھ
اسی خدائے واحد کو دنیا کے تمام مذاہب، ممالک اور انسانی معاشروں کا پالنے والا خدا قرار دیتا ہے (کیتھولک چرچ کے ایک پادری)

چرچ بہت سارے سوالوں سے آنکھیں چراتا ہے جبکہ امام جماعت احمدیہ نے
ہر ممکنہ سوال اور اعتراض کو لے کر کئی زاویوں سے اس کے جوابات دیئے اور بے خوف ہو کر اسلام کے نقطہ نظر کی وضاحت کی

اس سے قبل جو تعارف ہمیں اسلامی تعلیمات کے بارے میں تھا
وہ اسلام کی درست تصویر پیش نہیں کرتا اس لیے آج کی شام میرے لیے ایک مثبت اور پر امن پیغام لائی ہے (Harald Boensel)

جس امن اور سلامتی کا آپ نے پیغام دیا ہے اس کا ماخذ قرآن تھا اور اپنے موقف کی تائید قرآن اور بانی اسلام کی فرمودات سے کی
اگرچہ یہ موضوع جدید تھا اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ تھا لیکن خلیفہ نے اپنے موقف کو قدیم اسلامی ماخذ سے سپورٹ کر کے ثابت کیا کہ
اسلام اور قرآن نے مذہب کی بنیاد روز اول سے ہی انسانی ہمدردی اور امن اور سلامتی کی تعلیم پر رکھی ہے (ممبر آف جرمن پارلیمنٹ)

امام جماعت احمدیہ نے حالاتِ حاضرہ کی نبض کو بالکل صحیح طور پر محسوس کیا اور
چونکہ ان کی تشخیص درست ہے اس لیے ان کے تجویز کردہ علاج میں معاشرتی بدامنی کا دیرپا علاج ہے (ممبر آف پارلیمنٹ)

بحیثیت ایک مذہبی سربراہ امام جماعت احمدیہ نے آنے والی نسلِ انسانی کے درد کو جس طرح قبل از وقت
محسوس کر کے آج کی لیڈرشپ کو خبردار کیا ہے اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے اور میری خواہش ہے کہ یہ پیغام عام ہو (Sabine Leidig)

جب بھی کوئی اسلام پر اعتراض کرے گا تو میں خلیفہ وقت کے ارشاد کو پیش کرتے ہوئے اسلام کا دفاع کرنے کی کوشش کروں گی (وائس میئر)

دورۂ یورپ ستمبر، اکتوبر 2019ء کے دوران مختلف تقاریب میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں کے تأثرات کا بیان

ایک بہت بڑے عالم، متقی، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، غریب پرور، صابر، شاکر، مخلص انسان اور خلافت کے سلطانِ نصیر مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ پال گھاٹ (کیرالہ، انڈیا) کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم نومبر 2019ء بمطابق یکم نبوت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

گزشتہ دنوں میں یورپ کے بعض ممالک کے دورے پر گیا تھا جہاں دو ممالک ہالینڈ اور فرانس کے جلسہ سالانہ بھی تھے۔ اس کے علاوہ مساجد کے افتتاح اور غیروں کے ساتھ دوسرے پروگرام بھی ہوتے رہے۔ فرانس میں یونیسکو (UNESCO) کی عمارت میں تقریب ہوئی جس کی اجازت وہاں کی انتظامیہ نے دی تھی اور ان کی

دعوت پہ کی گئی تھی جس میں اسلامی تعلیمات بیان کرنے اور علمی اور سائنسی ترقی میں مسلمانوں کے کردار کو بیان کرنے کی بھی توفیق ملی۔ یونیسکو (UNESCO) یو۔این (UN) کا ایک ادارہ ہے جو تعلیم، سائنس اور کلچر کے فروغ کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اس کے کاموں میں پریس کی آزادی، غربت کا خاتمہ اور ورثے کی حفاظت وغیرہ کے کام بھی ہیں۔ بہرحال ان کے انھی کاموں کے حوالے سے اسلام کی تعلیم اور پہلے مسلمانوں کی اس بارے میں خدمات اور ان کا حصہ اور جماعت احمدیہ کے کردار کے بارے میں انہیں بتایا۔ اسی طرح جرمنی میں برلن میں جو وہاں کا دارالحکومت ہے، وہاں سیاست دانوں اور پڑھے لکھے لوگوں کو اسلامی تعلیم اور یہ بات جو یورپین لوگوں کے دماغوں میں ہے اور جو تصور قائم ہو گیا ہے، خاص طور جرمنی اور بعض مما لک میں زیادہ ہے کہ اسلام یورپ کے کلچر اور سویلائزیشن (civilization) سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اس لیے اسلام کو نہ یہاں آنا چاہیے، نہ یہاں آ سکتا ہے اور یہ بھی کہ اسلام یورپ کے لیے خطرہ ہے۔ اس بارے میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں بتایا اور وہاں بعض بڑے پڑھے لکھے لوگ، سیاست دان اور ڈپلومیٹس وغیرہ بھی تھے۔ ان پہ بڑا مثبت ردّ عمل ہوا۔ انہوں نے اس کا اظہار کیا۔ اسی طرح دوسری تقریبات میں بھی اسلامی تعلیم اور اسلام کا تعارف کروانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھنے کا ہر جگہ موقع ملا۔ اس وقت مَیں مختلف فنکشنوں پر بعض غیروں کے جو تاثرات تھے وہ مختصراً بیان کروں گا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سمجھنے اور اپنے تحفّظات دُور کرنے کا ہر جگہ موقع ملا۔

ہالینڈ میں جلسے کے دوسرے دن ڈَچ مہمانوں سے بھی مخاطب ہونے کا موقع ملا۔ 125 غیر مسلم ڈچ مہمان وہاں شامل ہوئے۔ نن سپیت (Nunspeet) جو اس وقت ہمارا مرکز ہے وہاں کے کونسلر نے اپنے تاثر بیان کرتے ہوئے کہا کہ بہت عرصہ پہلے میں یہاں آنے کو یعنی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے کو پسند بھی نہیں کرتا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ تعلقات اچھے ہو گئے۔ اور جب مَیں وہاں گیا ہوں تو میرے استقبال کے لیے بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ پھر کہتے ہیں پہلے بھی میں نے امام جماعت احمدیہ کو سنا، اب دوبارہ سننا چاہتا تھا اور یہ سب باتیں جو کی ہیں ان سے میں بڑا متاثر ہوں کیونکہ اس سے لگتا ہے کہ جس طرح ایک گہرا باہمی رشتہ ہمارا آپس میں ہو گیا ہے اور آپ لوگ یعنی وہاں کی جماعت معاشرے کا ایک فعال حصہ ہیں اور اس جلسہ میں شامل ہو کے اس میں مزید مضبوطی پیدا ہوئی ہے۔

اسی طرح روٹرڈم (Rotterdam) وہاں ایک شہر ہے۔ وہاں سے آنے والے ایک مہمان ہرمن میٹر (Herman Meeter) صاحب نے کہا کہ جلسہ پر آنے سے قبل میں گھبرایا ہوا تھا کہ اس جلسے پر مسلمان اکٹھے ہو رہے ہیں، پتا نہیں کیا ہو گا؟ مگر یہاں آ کر بڑی حیرت ہوئی کہ امن کی باتیں ہو رہی ہیں اور جو بات مجھے آپ کی تقریر کی اچھی لگی وہ یہ تھی کہ بڑی جرأت سے بات کی ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ پوپ عمومی رنگ میں امن کی بات کرتا ہے مگر اس نے احمدی دوست کو کہا کہ آپ کے خلیفہ نے برملا طور پر طاقت وَر قوموں کو مخاطب کر کے بات کی ہے۔

پھر ایک ڈچ میاں بیوی تھے جو اس میں شامل ہوئے وہ کہتے ہیں کہ جلسے کا ماحول عجیب تھا۔ سب لوگ خوش اخلاق تھے۔ لگتا تھا ایک جنت نظیر ماحول ہے اور پھر میری تقریر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم پہ اس کا بڑا اثر ہوا اور مترجمین نے بھی بہت متاثر کیا۔ بڑا اچھا ترجمہ ساتھ ساتھ ہو رہا تھا۔ یہ مترجمین پہ بھی depend کرتا ہے کہ وہ کس طرح بیان کرتے ہیں اس لیے ہمارے ترجمہ کے شعبہ کو مختلف ملکوں میں بھی کوشش یہ کرنی چاہیے، ایم۔ٹی۔اے میں تو کرتے ہی ہیں کہ جب بھی وہاں فنکشن اور جلسے ہوں تو ترجمے صحیح رنگ میں ہونے چاہئیں۔

ایک مہمان ڈینی ہارکنک (Dini Harkink) صاحب اس میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میرا تعلیمی بیک گراؤنڈ ہے۔ چار سال قبل مَیں نے ایک ادارے میں ڈچ زبان پڑھانی شروع کی۔ یہاں میری ملاقات ایک پاکستانی فیملی سے ہوئی اور وہ زبان سیکھنے آیا کرتے تھے۔ تعلقات بڑھے اور انہیں میں نے ہر طرح سے تعاون کا یقین دلایا۔ ہر ہفتے وہ میرے ساتھ کچھ وقت گزارتے اور ان کے بچے بھی مجھے ملتے۔ ان بچوں سے بھی مجھے جماعت کے بارے میں علم ہوا اور پھر کہتے ہیں کہ اب میں یہاں آیا ہوں تو مجھے بڑا اچھا محسوس ہو رہا ہے اور آپ کے خلیفہ بھی امن اور باہمی ہم آہنگی کی باتیں کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں خود عیسائی ہوں اور دیکھ سکتا ہوں کہ آپ کی جماعت صرف احمدیوں سے ہی نہیں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے سے اچھا برتاؤ کرتی ہے۔ خاص کر ایک مسلمان رہنما سے یہ باتیں سننا، اس نے مجھے بڑا متاثر کیا کیونکہ آج کل اسلام کے بارے میں غلط تصورات موجود ہیں۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ آپ نے دنیا میں پھیلی بدامنی کا ذکر کیا ہے اور امن کے قیام کی ضرورت پہ زور دیا ہے۔ ہم زمین پر ایک دوسرے سے مل کر رہتے ہیں اور ہمیں اس بارے میں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم سب مل کر امن کا قیام کریں۔

پھر ہالینڈ میں المیرے (Almere) شہر میں انہوں نے وہاں دوسری مسجد بنائی ہے جو باقاعدہ مسجد ہے، اس کا افتتاح تھا۔ وہاں المیرے چرچ کے چیئرمین حایو ویتزل صاحب آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی جماعت کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ آپ کے خلیفہ نے امن اور مذہبی آزادی پر بہت ہی اچھی تقریر کی ہے۔ المیرے میں پہلے کیتھولکس اور پروٹسٹنٹ مل کر امن کے ساتھ رہتے تھے۔ اب امید ہے کہ احمدی بھی ہمارے ساتھ مل کر امن کے ساتھ رہیں گے۔ انہوں نے کچھ تو چرچ کے حوالے سے بھی بات کرنی تھی ورنہ یہ ان کا وہاں کے لوگوں کا عموماً اظہار ہے کہ جو بھی احمدی وہاں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے مل جل کر رہتے ہیں اور بڑے پُر امن لوگ ہیں۔

ایک عرب مہمان زکریا صاحب آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں مجھے بڑا اچھا پروگرام لگا اور آپ کے خلیفہ کی تقریر جو تھی وہ میں نے سنی۔ پھر یہ کہنے لگے کہ اگر ہم امن چاہتے ہیں تو اس تقریر پر عمل کرنا چاہیے۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک عرب ہونے کے ناطے یہ بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے پروگرام کے شروع میں تلاوتِ قرآن کریم کی گئی جو ان ملکوں میں رہتے ہوئے میرے لیے ایک عجیب بات تھی اور مجھے بڑی اچھی لگی۔

پھر ایک لوکل مہمان تھیں ''دینے کے'' صاحبہ۔ کہتی ہیں یہ فنکشن بڑا اچھا آرگنائز کیا تھا اور آپ کے خلیفہ کی تقریر میں نے سنی۔ بڑی اچھی تھی۔ عورتوں کے لیے بھی بڑا اچھا انتظام تھا اور پہلی دفعہ میں آئی ہوں اور اب میں دوبارہ مسجد آؤں گی اور جماعت کی عورتوں سے دوبارہ ملوں گی اور اپنا تعارف بڑھاؤں گی۔

ایک اَور لوکل مہمان تھے کہتے ہیں کہ یہ پہلا موقع ہے کہ میں مسلمانوں کے اس قسم کے پروگرام پر آ رہا ہوں۔ آنے سے پہلے میرے ہمسائے نے کہا تھا کہ بچ کر رہنا۔ مسلمانوں کا کچھ پتا نہیں کہ کب کیا کر دیں لیکن مجھے یہاں آ کر بہت اچھا لگا۔ آپ کی جماعت کے لوگوں نے ہمارا شروع سے لے کر آخر تک بہت خیال رکھا۔

پھر ایک لوکل خاتون ہیں ایولن صاحبہ۔ کہتی ہیں کہ افسوس کی بات ہے کہ دنیا کو اسلام کی یہ تصویر نہیں دکھائی جاتی۔ آپ کی جماعت کے لوگ بہت محنتی ہیں اور مہمان نواز ہیں۔ میں نے آج اس مسجد کو پہلی بار دیکھا ہے مگر میں آئندہ بھی یہاں آنا چاہتی ہوں کیونکہ آپ کی مسجد میں مجھے سکون ملا ہے۔

اس کے بعد پھر فرانس کا دورہ تھا۔ ان کے اس طرح کے تاثرات بے شمار ہیں لیکن بہرحال چند ایک مَیں نے بیان کیے۔ فرانس کا جو دورہ تھا وہاں جلسہ تھا اور وہاں بھی اسی طرح غیر احمدی، غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ نشست تھی جس میں 75 کے قریب مہمان آئے ہوئے تھے وہاں ایک مہمان خاتون جو پیشے کے اعتبار سے انتھراپولوجسٹ (Anthropologist) ہیں۔ کہتی ہیں کہ جب خلیفہ نے یہ بات کی کہ وہ فرانس میں جو مختلف حملے ہوئے ہیں ان کی مذمت کرتے ہیں تو انہوں نے واضح کر دیا کہ اسلام کا ایسے حملوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے اسلام کی جو حقیقی تصویر پیش کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان آسانی سے مغربی دنیا میں انٹیگریٹ (Integrate) ہو سکتے ہیں اور کہنے لگیں کہ جو کہتے ہیں کہ مغربی دنیا میں اسلام کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے، مسلمان وہاں مل کر نہیں رہ سکتے وہ غلط کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آج کی تقریر سننی چاہیے تھی۔

پھر ایک غیر احمدی مرتضیٰ صاحب تھے جن کا تعلق ایران سے تھا۔ کہتے ہیں کہ انہیں آج پہلی دفعہ احمدیہ جماعت اور خلیفۃ المسیح کے سٹیٹس (status) کا علم ہوا۔ لوگ دنیا میں اسلام کے خلاف بہت پروپیگنڈا کرتے ہیں، آپ کے خلیفہ نے آج ان سب کا زبردست جواب دیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت ایسی ہے کہ ان کو تو اپنے عقیدے اور ایمان کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔ ان لوگوں کو آپ کے خلیفہ سے اسلام سیکھنا چاہیے۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود سے جُڑ کر ہی اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتا لگتا ہے اور جب تک ان مسلمانوں کو اس بات کا ادراک نہیں ہو گا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنا ہے تب تک صحیح اسلام کا، حقیقی اسلام کا پتا لگ بھی نہیں سکتا۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ خلیفہ نے آج واضح کر دیا ہے کہ جہاد اصل میں کیا ہے اور کس طرح اس کی غلط تشریحات کی جا رہی ہیں۔ خلیفہ نے اسلام کی ابتدائی دَور کے واقعات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو واقعات پیش کیے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اس طرح حکمت کے ساتھ اسلام کا پیغام سنا ہے۔

پھر مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک غیر احمدی مہمان سفیان صاحب کہتے ہیں کہ مجھے آج کے خطاب سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ آپ لوگ ہی حقیقی اور اصل مسلمان ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں وہ بالکل غلط کہتے ہیں۔ مولویوں نے جو مجھے بچپن سے احمدیوں کے بارے میں سکھایا تھا وہ سب جھوٹ تھا لیکن فرانس میں اسلام سے اور مسلمانوں سے لوگ ڈرتے ہیں۔ ہمیں پتا نہیں تھا کہ ہم کس طرح اس کا دفاع کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ

لَا یَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (آل عمران:29)

مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیو دمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے
پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

کس طرح لوگوں کا ڈر اور خوف دور کریں۔ آج کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے بہت اچھے طریقے سے اسلام کا دفاع کیا ہے اور یہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کہ حقیقی اسلامی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے سے ہی پتا لگتی ہے۔

ایک عیسائی مہمان تھے جیکب (Jacob) صاحب۔ کہتے ہیں ایسے پروگراموں کی دنیا میں بہت ضرورت ہے۔ آپ کے خلیفہ مختلف اقوام اور مذاہب میں جو آپس کے فاصلے ہیں ان کو کم کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیں یہ سمجھایا ہے کہ جو دہشت گرد ہیں ان کے سیاسی مقاصد ہیں۔ مذہب ایک اچھی چیز ہے۔ مذہب سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ خلیفہ نے بار بار آزادی کی بات کی۔ یہ فرانس کے لوگوں کے لیے ایک نئی بات ہے۔ فرانس کے لوگوں میں اسلام کے بارے میں بالکل اَور سوچ ہے۔

پھر ایک مہمان میکسین آن فرے (Maxine Onfray) جو تھنک ٹینک میں کام کرتے ہیں، کہنے لگے کہ آج میری زندگی کا ایک بہت پیارا دن ہے جس میں آپ کے خلیفہ کو براہِ راست میں نے سنا اور انہوں نے بالکل صحیح کہا ہے کہ اس وقت ہم ایک ایسے اندھیرے دور سے گزر رہے ہیں جس میں نفرت پائی جاتی ہے لیکن ساتھ ہمیں یہ بھی سمجھا دیا کہ یہ سب کچھ مذہب کی وجہ سے نہیں ہے اور لوگوں کو اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خلیفہ نے جو یہ کہا ہے کہ مذہب کو شدت پسند لوگوں نے ہائی جیک کر لیا ہے اور اسے اپنے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ یہ بالکل درست ہے۔ میں اس سے متفق ہوں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے اسلامی تعلیم کی رو سے ہمیں سمجھایا کہ ہم آئندہ اپنی نسلوں کے لیے کس طرح دنیا کو اچھا چھوڑ کے جا سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس خطاب کو شائع ہونا چاہیے اور ہم سب کو ملنا چاہیے۔ یہ تھنک ٹینک کے ایک ممبر ہیں ان کا تبصرہ ہے۔

پھر 8/اکتوبر کو یونیسکو (UNESCO) میں جیسا کہ میں نے ذکر کیا وہاں تقریب تھی۔ اس تقریب میں 91/مہمان شریک ہوئے جن میں یونیسکو میں مالی کے ایمبیسیڈر، فرانس کی وزارت خارجہ اور داخلہ کے حکام، مذہبی امور کے مشیر، فرانس کی مذہبی امور کی جو وزارت ہے اس کی مشیر، مذاہب کے شعبہ کے ڈائریکٹر، NATO میموریل کے پریذیڈنٹ، ممبر پارلیمنٹ، کونسلرز، میئرز اور مختلف حکومتی اداروں سے تعلق رکھنے والے افراد اور ڈائریکٹرز وغیرہ شامل تھے۔

مالی سے یونیسکو کے ایمبیسیڈر عمر کائیتا صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت امن پھیلا رہے ہیں۔ میں آپ کے امن کے پیغام کی وجہ سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یونیسکو ایک ایسی آئیڈیل جگہ ہے جہاں امن کی بات ہو سکتی ہے اور پھر انہوں نے اپنے باقی جذبات کا بھی اظہار کیا کہ کس طرح اس تقریر سے، خطاب سے ہمیں بہت ساری باتیں پتا لگیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہی وہ چیز ہے جس کی امتِ مسلمہ کو بھی ضرورت ہے۔ مالی کے رہنے والے خود مسلمان نہیں ہیں۔ کہتے ہیں یہی وہ چیز ہے جس کی امتِ مسلمہ کو بھی ضرورت ہے۔ عالمی انصاف اور ہم آہنگی کا جو تصور امام جماعت نے پیش کیا ہے دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے۔

پھر نیٹو میموریل کے صدر مسٹر برینٹن (Mr Brenton) نے کہا کہ اس میں شامل ہو کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ اس بات کا اظہار کیا کہ وہ شامل ہوئے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ کانفرنس اہم اور تاریخی تھی اس سے امن، رواداری اور اخوت قائم ہو سکتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ جماعت احمدیہ کے امام کے پیغام کو سنیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ حقیقی اسلام کی بات کرتے ہیں جو پُرامن اور برداشت کی تعلیم دینے والا ہے۔ یہ پیغام شدت پسندوں کے عمل سے بالکل مختلف ہے۔ امام جماعت اس امن کے پیغام کو فروغ دینے کے لیے بہت کوشش کر رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ ایک ضروری کام ہے، امن کے کام کو فروغ دینا اور ہم بھی ان کی مدد کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ کام ہر سطح پر کرنا چاہیے اور اس کے لیے اپنا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

پھر فرانس میں مالی سے تعلق رکھنے والے کیتھولک افراد کی ایسوسی ایشن کے صدر دیالو (Diallo) صاحب بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں پہلے سے احمدیوں کے بارے میں جانتا تھا۔ تمام مذاہب کو یہ پیغام دوسروں تک پہنچانا چاہیے جو آج ہمیں ملا اور یہ تقریر سن کر مجھے لگا کہ یہ اتنا پیارا پیغام ہے اور اس کو سننے کے بعد میرے دل میں اس کی اتنی خواہش پیدا ہوئی کہ میں اسلام کی ترقی کے لیے خود دعا کروں۔ یہ کیتھولک ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر دنیا میں وہ اسلام قائم ہو جو امام جماعت احمدیہ پیش کر رہے ہیں تو دنیا کے سب مسائل ختم ہو جائیں گے۔ جب دوسروں کے جذبات کا احترام ہوگا تو ہر جگہ امن قائم ہوگا۔ باہمی احترام کی بڑی ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دین پر قائم ہے لیکن ہمارا ایک مشترکہ عقیدہ ہے اور وہ اللہ کی ذات ہے۔

پھر ایک مہمان برنرڈ (Bernard) صاحب کہتے ہیں کہ ہم ٹی وی پر اسلام کے بارے میں جو پروپیگنڈا سنتے تھے آج اس سے بالکل مختلف اسلام کی تعلیم پیش کی گئی ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے آج آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم حاصل کیا ہے کہ کس طرح مدینے میں بہت اعلیٰ معاشرہ قائم کیا۔ مجھے آج پہلی دفعہ پتا چلا ہے کہ اسلام نے علم کے میدان میں کتنا بڑا حصہ لیا اور دنیا کو علم دیا ہے۔

پھر فرانس کی ایک انسانی حقوق کی فیڈریشن کے ممبر ہیں جو اس پروگرام میں شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ تقریر بہت اچھی اور بہت گہری تھی۔ بڑی تفصیل سے علم کی ضرورت اور علم کے فروغ کے لیے کیے جانے والے اقدامات کا ذکر کیا۔ آپ نے علم کی تاریخ میں اسلام کی خدمات بھی گنوائی ہیں۔ یہ بہت دلچسپ معلومات تھیں۔

پھر سٹی کونسل کے ایک ممبر پروگرام میں شامل تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں کونسل میں مختلف نسلوں کے مابین تفریق کے خلاف کام کرنے والے شعبے کا انچارج ہوں اور پھر کہتے ہیں کہ خاص کر جو تقریر، جو باتیں میں نے آج سنیں اس میں خاص طور پر آپ نے جو خواتین کو علم کے یکساں مواقع فراہم کرنے کی بات کی ہے اور پھر بین المذاہب ہم آہنگی کی بات کی ہے یہ بہت ضروری ہے۔ پھر افریقہ کے پس ماندہ علاقے میں تعلیم اور صحت کے حوالے سے شروع کیے جانے والے جماعت کے پروجیکٹس کا ذکر کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ عام طور پر جب فرانس یا دیگر ممالک میں اسلام کی بات ہوتی ہے تو مختلف خدشات کا ذکر ہوتا ہے۔ معاشرے میں ایک اسلاموفوبیا ہے، ایسے میں اسلام کے بارے میں مثبت باتیں سننے کو ملی ہیں۔ مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ میری خواہش تھی کہ میں یہاں آؤں اور دیکھوں کہ آپ کی جماعت کیا ہے اور کیسے کام کرتی ہے اور آپ کے بارے میں مزید علم حاصل کروں۔ چنانچہ آج میری یہ خواہش پوری ہوئی۔

پھر ایک اَور مہمان الیگزینڈر (Alexander) صاحب ہیں کہتے ہیں کہ خلیفہ نے امن کا پیغام دیا اور یہ خطاب سچائی پر مشتمل تھا۔ آپ نے بڑی کھل کر اور واضح بات کی۔ مجھے لگتا ہے کہ احمدیہ جماعت نے غلامی کے مضمون کو واضح کیا ہے۔ یہ پیغام بہت شان دار ہے۔ مسلمانوں میں سے احمدیوں نے یہ پیغام پیش کیا ہے جو ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔

پھر ایک خاتون جرنلسٹ تھیں۔ کہتی ہیں کہ تقریر سنی، بڑی اچھی تقریر تھی۔ خاص طور پر یہ سن کر حیرانی ہوئی کہ کس حد تک اسلام نے دنیا میں تعلیمی ترقی کی ہوئی ہے۔ اس میں مسلمانوں کا کتنا بڑا کردار ہے اور اس کی مثالیں بھی آپ نے اپنی تقریر میں دیں اور قرآن کی بھی مثال دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مثالیں دیں کہ کس طرح انہوں نے ایک امن پسند معاشرے کا قیام فرمایا۔ کہتی ہیں کہ آج میں نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔

پھر ایک مہمان مسٹر بریزیو ولی (Mr Bresiouu Willy) صاحب ہیں۔ ایک چیریٹی میں کام کرنے والے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بڑی اہم تقریب تھی۔ بڑا عمدہ پیغام تھا۔ ایک تاریخی پیغام تھا۔ ایک ایسا پیغام تھا جس کو ساری دنیا کو سننا چاہیے۔ اس خطاب سے میرا علم بڑھا ہے اور مجھے امن کی اصل حقیقت اور اہمیت کا اندازہ ہوا ہے۔

پھر سٹراس برگ میں مسجد کا افتتاح تھا۔ جرمنی کے بارڈر پہ سٹراس برگ فرانس کا ایک دوسرا شہر ہے وہاں تقریباً 191 مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں علاقہ کی پارلیمنٹ کی ممبر تھیں۔ پانچ علاقوں کے میئرز شامل ہوئے۔ مختلف مذاہب کے نمائندے تھے۔ مختلف ایسوسی ایشنز کے صدران تھے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے اور اردگرد کے جو چھوٹے چھوٹے قصبے ہیں ان کے لوگ بھی خاص طور پر آئے ہوئے تھے کیونکہ ان لوگوں میں اسلام کے خلاف کافی تحفظات بلکہ نفرت پائی جاتی ہے اور جب آئے ہیں تو ان کے تاثر بالکل مختلف تھے۔

مارٹن (Martine) صاحبہ ممبر آف فرنچ پارلیمنٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے ایک بھرپور پیغام دیا ہے۔ ایک امن کا پیغام، بھائی چارے کا پیغام اور یہ پیغام تمام دنیا کے لیے ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ احمدی بہت فعال ہیں۔ یہ کچھ کر کے دکھانا چاہتے ہیں اور ان کے اعمال سے ان کا ماٹو جھلک رہا ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ مَیں دوبارہ کسی وقت آؤں گی جب کہ یہاں کم لوگ ہوں گے اور آپ لوگوں سے بیٹھ کر تسلی سے بات کرنے کا موقع ملے گا۔ پھر میں آپ کی اقدار بہتر طور پر جان سکوں گی اور یہ ہمارے معاشرے کے لیے اس کی بہتری کے لیے بہت ضروری ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے امن کی بات کی ہے، برداشت کی بات کی ہے۔ فرانس کے لیے، فرانس کے شہریوں کے لیے یہ پیغام بہت اہم ہے۔ فرنچ لوگوں کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ جو اسلام ہم میڈیا سے جانتے ہیں وہ مختلف ہے۔ ہمیں اس اصل اور حقیقی اسلام کو جاننے کی ضرورت ہے۔

پھر وہاں کی کونسل آف بیرین (Barin) میں ایک شعبے کے نائب صدر اس تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں تبت سے تعلق رکھنے والے بدھ مت کا یورپین سینٹر ہے۔ مَیں مذاہب کے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں
اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے‘‘

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو
اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

بارے میں جانتا ہوں۔ عیسائیت، یہودیت، جوڈو کرسچن، بدھ مت وغیرہ کی خدمات سے بخوبی آگاہ ہوں لیکن جو تقریر آج میں نے سنی ہے اس سے بڑا متاثر ہوا کیونکہ ایک تو آپ کے الفاظ تھے اور ایک آپ کا نظریہ تھا اور وہ یہ تھا کہ ’محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں‘۔ آپ نے اسلام کی بھرپور تصویر پیش کی ہے۔ آج کل جیسا کہ اسلام کو سمجھا جاتا ہے آپ نے اس کے برخلاف اسلام کی حقیقی تصویر پیش کی ہے۔ آپ کے الفاظ اور آپ کے نظریے میں بہت مطابقت ہے۔ آپ ہر ایک کے لیے اپنے دروازے کھلے رکھنے پر یقین رکھتے ہیں اور آج کی تقریب سے میں نے یہی سیکھا ہے اور یہی امن کا راستہ ہے۔

پھر سٹراس برگ کی مسجد کے افتتاح پر یوباجیا (Eubajia) صاحب اور ان کے ساتھ ایک خاتون تھیں غالباً ان کی بیوی تھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے آج کی تقریب کے لیے موصولہ دعوت قبول کرنے سے قبل انٹرنیٹ پر آپ کی جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ جماعت احمدیہ کی کاوشوں کے بارے میں جان کر ہم نے دلی بشاشت سے دعوت قبول کی اور سب سے زیادہ ہمیں اس بات کی خوشی ہوئی ہے کہ یہاں بین المذاہبی مفاہمت کو فروغ دیا گیا ہے اور تقریر میں بھی حقوق انسانیت اور بالخصوص ہمسایوں کے حقوق پر اسلامی تعلیم پیش کی گئی ہے۔

پس ہماری تقریبات میں جب لوگ آتے ہیں تو انٹرنیٹ کے ذریعے سے جماعت کی معلومات بھی حاصل کرتے ہیں اور وہیں ان کو پھر اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں بہت کچھ پتا بھی لگ جاتا ہے۔

ایک مہمان نے کہا کہ میرے لیے اپنے جذبات بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ مجھے اسلام کی اس تنظیم کا پہلے بالکل علم نہیں تھا۔ گلی میں مجھے بعض افراد ملے جنہوں نے اس تقریب میں آنے کا کہا۔ میں نے انٹرنیٹ سے کچھ معلومات لیں اور یہاں آنے کا فیصلہ کیا اور کیا ہی اچھا فیصلہ تھا۔ جو آج میں نے یہاں سنا ہے میں اس کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسلام کی یہ شاخ امن پسند شاخ ہے۔ یہ اسلام کی اصل تصویر ہے۔ یہ ایسا اسلام ہے جس میں انسانیت ہے، پیار ہے، محبت ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ جو اسلام ہمیں بتایا جاتا ہے وہ اسلام نہیں بلکہ کوئی اور شے ہے۔ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ اسلام کی اخلاقی تعلیم عیسائیت جیسی ہے۔ یہ تو یہ لوگ مجبوراً کہتے ہیں ورنہ بہت ساری پرائیویٹ مجلسوں میں انہوں نے یہ بھی اظہار کیا کہ عیسائیت کی تعلیم سے بہت بڑھ کر ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ خلیفہ کی باتوں سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ غیر معمولی جماعت ہے۔

پھر ایک صاحب ہیں جسٹن (Justin) جو شہر کی ڈسٹرکٹ کونسل کے پریذیڈنٹ ہیں۔ کہتے ہیں کہ شروع میں جب میرے علم میں یہ بات آئی کہ یہاں مسجد بننے والی ہے تو میرے بہت سے خدشات تھے لیکن جب میں نے آپ لوگوں کا یہ نعرہ سنا کہ ’محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں‘ تو مجھے یہ خیال ہوا کہ آج کی دنیا میں کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی اتنا پیار سے بھرا ہوا نعرہ لگائے اور اسے قبول نہ کیا جائے۔ جماعت احمدیہ تو دہشت گردی اور شدت پسندی کے خلاف ایک تلوار بن سکتی ہے اور اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ فرانس میں ابھی تک لوگ جماعت احمدیہ کو اتنا تو نہیں جانتے لیکن شدت پسندی اور موجودہ مشکلات کے خلاف احمدیت کے نقطہ نظر کو ہی دیکھنا چاہیے اور ان کے ذریعے سے جاننا چاہیے۔ اس لیے آپ لوگوں کو بہت زیادہ کام کرنا چاہیے۔

پھر لوک گینزک (Luc Ginzc) صاحب ہیں جو ایک شہر کے میئر ہیں۔ کہتے ہیں میں پہلی بار مسجد میں آیا ہوں۔ اگر مسجد میں آنا یہ چیز ہے جو میں نے آج دیکھی تو میں روزانہ مسجد میں آؤں گا۔ مجھے مسجد میں آنا اتنا اچھا لگا اور سکون ملا ہے کہ میں اس کا بیان نہیں کر سکتا۔

پھر وہاں سے 14؍اکتوبر کو جرمنی گئے ہیں۔ وہاں مسجد ویزبادن کا افتتاح تھا اور وہاں کا ایک مشہور ہال ہے جہاں افتتاح کی تقریب ہوئی کیونکہ مسجد کے اپنے صحن میں جگہ نہیں تھی۔ اس تقریب میں جو مہمانان شامل ہوئے ان کی تعداد 370 تھی اور لارڈ میئر وغیرہ تو وہاں آئے تھے لیکن وہاں صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی تھے اور مختلف وزارتوں کے حکومتی نمائندے بھی تھے۔ مختلف حکومتی شعبوں کے ڈائریکٹرز تھے، پولیس افسر تھے، چرچ کے پادری تھے، پروفیسرز تھے، ڈاکٹر، وکلا وغیرہ مختلف طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔

کیتھولک چرچ کے ایک پادری نے کہا کہ اس تقریر میں جو آپ نے کی ہے تمام نقطہ ہائے نظر بیان کر دیے ہیں اور میں ان سے کامل اتفاق رکھتا ہوں۔ دوسروں سے محبت کرنا اور خدا کے حقوق ادا کرنا یہ سب باتیں میری تعلیم میں بھی ہیں۔ اسی طرح کہتے ہیں کہ آج تک میں نے اسلام کے خدا پر اتنا گہرا اور وسیع تبصرہ نہیں سنا جو خدا کی وحدانیت کے کامل دعوے کے ساتھ اسی خدائے واحد کو دنیا کے تمام مذاہب، ممالک اور انسانی معاشروں کا پالنے والا خدا قرار دیتا ہے اور اپنی خبر گیری اور خیر پہنچانے کے لیے اہل زمین میں اپنے، بیگانے اور مذہب و ملت کا امتیاز روا نہیں رکھتا۔ پھر کہتے ہیں کاش دنیا کے تمام لیڈر اگر امن کے بارے میں اس طرح کی تقاریر کریں تو بڑا اچھا ہو۔ پھر کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ سے اب رابطے میں رہنا چاہتا ہوں اور مسجد دیکھنے بھی ضرور آؤں گا۔ انہوں نے خود یہ ایک تصور قائم کر لیا کہ اسلام کا خدا کوئی اَور ہے اور عیسائیت کا خدا کوئی اور ہے اور جب ان کو صحیح حقیقت بتائی جائے تو بہرحال ماننے پر مجبور ہوتے ہیں۔

پھر مائنز (Mainz) شہر سے ایک چرچ کے نمائندے شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ہمسائے کے حقوق کے بارے میں آپ نے جو کہا، تفصیل کے ساتھ جو اسلامی تعلیم پیش کی ہے یہ میرے لیے بالکل نئی اور دلچسپ تھی اور کسی بھی مذہبی شخصیت سے اس حد تک ہمسائے کے حق کی تاکید میں نے پہلی بار سنی ہے۔

پھر ایک لاء فرم سے آئے ہوئے وکیل تھے۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی سوچ کی وسعت پر تو مَیں اور میرا دفتر پہلے بھی حیرت زدہ ہوتے تھے لیکن آج ہمسائے کے حقوق جو آپ نے بیان کیے ہیں اور ہمسائے کی تعریف میں جو وسعت بیان کی ہے تو شہر کا شہر ہی اس وسعت میں سما گیا ہے اس سے ہماری حیرت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح اہلِ شہر کے لیے جماعت احمدیہ کی ہمدردی اور خبر گیری کا دائرہ اور وسیع ہو گیا ہے۔

پھر ایک مہمان سوزَین (Susanne) صاحبہ جو ٹیچر ہیں کہتی ہیں کہ جو بات مجھے اس خطاب میں سب سے اچھی لگی وہ یہ تھی کہ ہم سب انسانوں کا خالق ایک ہی ہے اور ہم سب ایک ہی خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ بات ہم سب کو یاد رکھنی چاہیے۔

پھر ایک خاتون کونی (Conny) صاحبہ ہیں جن کا تعلق ڈئی گرون (Die Grüne) پارٹی سے ہے جو شہر ویزبادن کے پارلیمنٹ میں شعبہ انٹیگریشن (integration) کیلئے کام کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ یہ خطاب نہایت حوصلہ افزا محسوس ہوا۔ ایک بات جو میرے لیے بھی نہایت اہم ہے اور مجھے کبھی بھولے گی نہیں وہ یہ تھی کہ تمام احمدیوں کو اپنے ماحول کیلئے مفید وجود بننا چاہیے۔ اس بات پر صرف احمدیوں کو ہی نہیں بلکہ سب کو عمل کرنا چاہیے۔ اگر تمام مسلمان فرقے آپ احمدیوں کی طرح اوپن مائنڈڈ (open minded) ہوتے تو ہمارا آپس میں مل جل کر رہنا بہت آسان ہو جاتا۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ بے شک ہم مل جل کر تو رہتے ہیں لیکن بعض لوگ بعض دفعہ مداہنت کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اس لیے اپنی تعلیم کے اندر رہتے ہوئے آپ بات کریں اور انٹیگریشن کیلئے اسی اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے بھی آرام سے تعلیم بتائی جا سکتی ہے۔ اس لیے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انٹیگریشن کا مطلب یہ ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم کو واضح کیا جائے۔

بہرحال اب اگلے مہمان کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ سکول میں استاد ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے یہاں پہلی بار جماعت کا تعارف ہوا اور بڑا اچھا انتظام تھا۔ یہ بات مجھے بڑی اہم لگی ہے جو خلیفہ نے بیان کی ہے کہ رواداری پر زور دیا جائے اور دوسرے مذاہب کے لوگوں اور اسی طرح تمام انسانوں کے ساتھ پیار سے پیش آیا جائے۔ یہ آج کل کے معاشرے میں بہت ہی کم ہو گیا ہے اور دوسرے مذاہب اس بات کو بھولتے جا رہے ہیں لیکن آپ لوگ اس کو اہمیت دیتے ہیں۔ اب میں نے آپ لوگوں کی مسجد میں بھی ضرور جانا ہے اور میرے ذہن میں جو میرے سارے سوالات پیدا ہو رہے ہیں ان کو حل کروانا ہے۔

ایک مقامی ہسپتال کے ڈاکٹر ہیں۔ کہتے ہیں کہ مذہبی حلقوں سے اگر ایسی تعلیم ملے جس کا اظہار آج امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے ہوا ہے تو معاشرے میں انسانی قدروں کا احترام قائم ہو سکتا ہے۔ چرچ کو بھی ایسا نقطہ نظر عام کرنا ہو گا۔ ابھی چرچ بہت سے سوالوں سے آنکھیں چراتا ہے۔ یہ عیسائی ہیں اور کہتے ہیں کہ ابھی چرچ بہت سے سوالوں سے آنکھیں چراتا ہے جب کہ امام جماعت احمدیہ نے ہر ممکنہ سوال اور اعتراض کو لے کر کئی زاویوں سے اس کے جوابات دیے اور بے خوف ہو کر اسلام کے نقطہ نظر کی وضاحت کی۔ پھر کہتے ہیں خوشی کی بات یہ ہے کہ ان کی ہر وضاحت اور تشریح انسانی معاشرے کو امن، صلح اور محبت کی طرف لے جانے والی ہے۔

پھر ایک مہمان خاتون ہیں ہائیک براڈر (Heike Brader) صاحبہ۔ کہتی ہیں کہ آپ نے بتایا کہ خدا ساری دنیا کا رب ہے۔ ربّ العالمین ہے اور یہ خدا کا ایسا وسیع تر تصور ہے جو میرے لیے بہت دلچسپی کا باعث تھا اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ خدا ایک اور واحد ہوتے ہوئے بھی سب مذاہب اور سارے انسانوں اور قوموں کا خدا ہے اور سب کو بلا امتیاز پالتا ہے۔ ہر غور کرنے والے اور عقل مند کو توحید کو مانے بغیر چارہ ہی نہیں ہے اور یہ ان کے لیے ضروری ہے کہ واحد و یگانہ خدا کو مانیں جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور ہر احمدی کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ یہ توحید کا جو پیغام ہے ہر ایک تک پہنچائیں۔

ایک خاتون باؤور (Bauer) صاحبہ کہتی ہیں کہ میرے لیے ایک بہت بڑے اعزاز کا باعث ہے کہ میں ایک ایسی بابرکت محفل میں شامل ہو سکی۔ بعض تحفظات اور غلط فہمیاں جو میرے ذہن میں تھیں وہ امام جماعت احمدیہ نے اپنے واضح موقف اور اسلامی تعلیم کی حقیقی تشریح اور تفصیل سے دور کر دی ہیں۔ اب میرے لیے بہت کچھ واضح ہو چکا ہے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا‘‘

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24؍مئی 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ایک مہمان کہتے ہیں کہ امن قائم کرنے کے لیے سب سے اہم بات جو بیان کی گئی وہ یہ ہے کہ دوسروں کی اقدار کو مدّنظر رکھا جانا چاہیے۔ مجھے اس بات کا علم تو تھا کہ اسلام میں مختلف فرقے ہوتے ہیں لیکن اس جماعت کا بہرحال نہیں پتا تھا جو اتنی امن پسند ہو۔

پھر ایک مہمان مختاری (Muktari) صاحب ہیں جو کہ ویزبادن کی پولیس میں کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آج کا پروگرام یہ واضح کر رہا تھا کہ مسلمان اپنی ایک اَور تصویر بھی دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام حقیقت میں ایک امن پسند مذہب ہے۔ خلیفہ نے یہ جو ذکر کیا کہ افریقہ میں بھی آپ لوگ مختلف پراجیکٹس کرواتے ہیں یہ مجھے بہت ہی اچھا لگا۔

پھر فلڈا (Fulda) میں مسجد بیت الحمید کا افتتاح ہوا۔ اس تقریب میں بھی 330 مہمان شامل ہوئے اور وہاں کے لارڈ میئر تو آئے تھے لیکن لارڈ میئر صرف باہر استقبال کر کے چلے گئے تھے۔ دوسرے علاقوں کے میئر صاحبان بھی آئے تھے۔ کونسل کے ممبران اور سابقہ ممبر پارلیمنٹ اور مختلف پارٹیوں کے چیئر مین بھی تھے اور راؤنڈ ٹیبل وہاں کی ایک ریلیجس کانفرنس (religious conference) ہے، ایک کمیٹی ہے راؤنڈ ٹیبل، اس کے چیئر مین بھی آئے ہوئے تھے۔ فلڈا جو ہے یہاں عموماً مسلمانوں کے خلاف کافی تحفّظات پائے جاتے ہیں بلکہ مخالفت ہے اور یہ عیسائیت کا ایک پرانا گڑھ ہے اور اپنی روایات کو قائم رکھنے والا شہر ہے۔ کم از کم چرچ یہ چاہتا ہے کہ روایات کو قائم رکھیں لیکن لوگ تو وہاں بھی عیسائیت سے بہت دور ہٹتے جا رہے ہیں۔ بہرحال ان کے خوف کی وجہ سے چرچ کے نمائندے تو سارے نہیں آئے اور بعض سیاست دان بھی نہیں آئے۔ اسی طرح لارڈ میئر بھی بیٹھے رہے۔ انہوں نے یہی کہا کہ میں تقریر نہیں کروں گا، آ کے استقبال کر لوں گا لیکن بہرحال اس خوف سے سٹیج پر نہیں بیٹھے کہ لوگ مخالفت کریں گے۔ وہاں جو مہمان آئے تھے ان کے بعض تاثرات ہیں۔

ایک مہمان ہارالڈ (Harald) صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی تقریر میں جو بتایا کہ جو قدرِ مشترک ہے اس پہ ہم سب کو اکٹھے ہونا چاہیے اور اسی کی وجہ سے باہمی یگانگت اور گلوبل امن کی بنیاد پڑے گی اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جو طریق بتایا گیا ہے یہ طرزِ عمل دنیا کے موجودہ حالات میں انتہائی قابلِ عمل لگتا ہے اور اسی کی اس وقت دنیا کو ضرورت ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں جان چکا ہوں کہ اس سے قبل ہمیں اسلامی تعلیمات کے بارے میں جو تعارف تھا وہ اسلام کی درست تصویر پیش نہیں کرتا۔ اس لیے آج کی شام میرے لیے ایک مثبت اور پرامن پیغام لائی ہے۔

ایک مہمان جو وہاں کے مقامی سکول کے ٹیچر ہیں کہتے ہیں کہ یہ جو تقریر ہے یہ سکول میں طلبہ کو سنوا کر پوچھنا چاہیے کہ آپ اس سے کیا سمجھے اور آپ کے خیال میں یہ خوب صورت تعلیم کس مذہب کی ہو سکتی ہے؟ کہتے ہیں کم از کم مجھے تو آپ اس کی آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ ضرور مہیا کریں تا کہ میں اپنے سکول کے طلبہ کے سامنے اس شام کی کیفیات شیئر کر سکوں۔

ساتھ والے ایک شہر کے میئر تھے وہ کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے دوطرفہ تحفظات و تعلقات کا موازنہ بھی پیش کیا اور معاشرے کے طبقات میں موجود باہمی کشمکش کے اسباب بھی کھول کر بتائے اور کھلے لفظوں میں ان عوامل کی نشان دہی بھی کر دی جو معاشرے کا امن برباد کرتے ہیں مگر اس کے باوجود کسی طبقے یا فرقے یا گروہ کی عزتِ نفس پر کوئی سخت بات نہیں کی بلکہ اجتماعی انسانی ضمیر اور بین الاقوامی انسانی قدروں کے حوالے سے فوڈ فار تھاٹ (food for thought) کے رنگ میں بات کرتے گئے۔

وہاں کی ایک ڈاکٹر کوہلر (Koehler.Dr) ہیں۔ کہتی ہیں کہ مجھے اس بات نے بڑا متاثر کیا ہے کہ آپ لوگ کتنے کھلے دل کے ہیں اور یہی وہ خوبی ہے جس کی آپ کے خلیفہ تلقین کر رہے تھے کہ انسانی قدروں کے قیام کے لیے اپنے دلوں کو کھولنا پڑے گا اور تحفظات دور کرنے ہوں گے۔ پھر کہتی ہیں کہ میں بھی اپنے ہسپتال میں کوشش کرتی ہوں کہ بین المذاہب ہم آہنگی بڑھے اور لوگوں کی روحانیت سے سکون حاصل ہو۔ یہی سکون و امن مجھے آج کی تقریب میں دیکھنے کو ملا ہے۔ مَیں بہت خوش ہوں کہ مجھے یہاں شامل ہونے کا موقع ملا۔

پھر برلن میں جس تقریب کا میں نے ذکر کیا تھا یہاں اسلام اینڈ یورپ (Islam and Europe) کے موضوع پر خطاب تھا یا سویلائزیشن (Civilization) اور کلچر کا موازنہ۔ اس میں ستائیس 27 ممبران قومی اسمبلی، دفتر خارجہ کے تین نمائندے جن میں مذہب اور سیاست کے ڈائریکٹرز بھی شامل تھے، پانچ پروفیسر جن میں برلن یونیورسٹی کی نائب صدر اور جرمنی میں مشرق وسطیٰ پر اس وقت سند پائے جانے والے پروفیسر شٹائن باخ (Steinbach) شامل تھے اور اسکے علاوہ یو۔ایس۔اے اور فرانس ایمبیسیز کے پولیٹیکل آفیسرز، حکومت کے مختلف نمائندے، مختلف مذاہب اور چرچز اور کمیونٹیز کے نمائندے تھے۔ پریس اور میڈیا کے نمائندے بھی تھے اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نمائندے بھی تھے۔

الیگزینڈر (Alexander) صاحب جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں، کہتے ہیں کہ جس امن اور سلامتی کا آپ نے پیغام دیا ہے اس کا ماٴخذ قرآن تھا اور اپنے موقف کی تائید قرآن اور بانیٔ اسلام کے فرمودات سے کی۔ اگرچہ یہ موضوع جدید تھا اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ تھا لیکن خلیفہ نے اپنے موقف کو قدیم اسلامی ماٴخذ سے سپورٹ کر کے ثابت کیا کہ اسلام اور قرآن نے مذہب کی بنیاد روزِ اول سے ہی انسانی ہمدردی اور امن و سلامتی کی تعلیم پر رکھی ہے۔ میرے خیال میں اس خطاب کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہونی چاہیے تا کہ مغرب میں اسلام کے بارے میں حقیقی تعلیم سے عام لوگوں کو بھی واقفیت ہو۔

پھر نیل اینن (Niel Annen) صاحب جو وفاقی وزیرِ مملکت ہیں کہتے ہیں کہ جس وضاحت، تفصیل اور تجزیاتی موازنے کے ساتھ امام جماعت احمدیہ نے اسلام احمدیت اور بحیثیت مجموعی مذہب کا تعارف اور معاشرتی کردار واضح کیا ہے اس کو سمجھنے کے بعد مَیں محسوس کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کا انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے آواز اٹھانا کسی مذہب یا فرقے کی مدد نہیں بلکہ اجتماعی اور عالمی طور پر انسانی قدروں کے تحفظ کی کوشش ہوگی۔

پھر کرسٹوف سٹراک (Christoph Strack) صاحب ہیں، کہتے ہیں میں نے زندگی میں شاید ہی کوئی ایسا پروگرام دیکھا ہو یا اس میں شامل ہوا ہوں کہ جس کو مسلمانوں نے منعقد کیا ہو اور اس کی مجموعی فضا ایسی پرسکون اور اس میں ہونے والی گفتگو اتنی جامع اور مدلل ہو۔ مجھے خوشی ہوئی کہ کسی کی نظر تو ظاہری تہذیب اور تمدن اور معاشرتی ترقی کے اندر چھپے ہوئے اختلافات کو دیکھ سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس میں آپ نے کھل کر انسانیت کے سر پر منڈلانے والی ایٹمی جنگ کے خطرے سے بھی کھلے الفاظ میں خبردار کیا۔

پھر کرسٹن بوشلز (Christine Buchholz) صاحبہ ہیں جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں، کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے حالاتِ حاضرہ کی نبض کو بالکل صحیح طور پر محسوس کیا اور چونکہ ان کی تشخیص درست ہے اس لیے ان کے تجویز کردہ علاج میں معاشرتی بدامنی کا دیرپا علاج ہے۔

پھر ایک اَور خاتون ممبر آف پارلیمنٹ ہیں زاکلین (Zaklin) صاحبہ۔ کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے اپنا موقف تمام زاویوں سے واضح کیا اور کوئی ابہام نہیں رہنے دیا۔ کہتی ہیں مجھے اس کے لفظ لفظ سے اتفاق ہے۔

ایک پروفیسر ہیر برٹ ہیرٹے (Heribert Hirte.Prof) کہتے ہیں کہ آپ لوگوں نے جماعت کو تعلیمی میدان میں نمایاں کر کے جماعت احمدیہ کو دیگر مذہبی جماعتوں سے ممتاز مقام پر کھڑا کر دیا۔ جس جماعت کے افراد تعلیم پر اتنی توجہ دیں گے ان کی منزل ہی یہ ہے کہ وہ قیادت کریں نہ کہ اندھی تقلید۔

پھر ایک ممبر پارلیمنٹ ایکسل (Axel) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس خطاب کو جا کر دوبارہ پڑھوں گا اور جہاں تک میری رسائی ہوگی اس کو آگے بھی بیان کروں گا۔

پھر سبین لیڈگ (Sabine Leidig) صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں میرا تعلق خود تو کسی مذہب سے بھی نہیں ہے لیکن بحیثیت ایک مذہبی سربراہ امام جماعت احمدیہ نے آنے والی نسلِ انسانی کے درد کو جس طرح قبل از وقت محسوس کر کے آج کی لیڈر شپ کو خبردار کیا ہے اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے اور میری خواہش ہے کہ یہ پیغام عام ہو تا کہ انسانوں کا اجتماعی شعور اس بارے میں بیدار ہو سکے اور اگلی نسلوں کی ذمہ داری کا ادراک ہو سکے۔

پھر پروفیسر کرسٹوف گُلٹ مین (Christoph Gultman) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ پروگرام مجھے بہت پسند آیا اور خطاب سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ بہت سے قرآن کے حوالہ جات میں نے ساتھ ساتھ نوٹ بھی کیے ہیں جن کا تقریر میں ذکر کیا گیا تھا۔ اب میں انہیں گھر جا کر ضرور دوبارہ پڑھوں گا۔

پھر ایک عیسائی مہمان ہیں، کہتے ہیں کہ اس سے قبل میں نے کبھی بھی یہ نہیں سنا تھا کہ اسلام امن کو اتنی اہمیت دیتا ہے اور امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس بات کی مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ امام جماعت کا خطاب آج مختلف سیاسی پارٹیز کے نمائندگان نے سنا ہے۔ اسی طرح یہودی ربائی اور دوسرے مسلمان فرقوں کے لوگ بھی مجھے یہاں نظر آئے۔

پھر ایک مہمان بیان کرتے ہیں کہ خطاب میں ہر ایک فرد کو اس کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی کہ کس طرح سے امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ بہت آسان الفاظ میں واضح کر دیا کہ سب انسانوں کو امن اور پیار سے اکٹھے رہنا چاہیے۔ اس کیلئے سب سے ضروری یہ بات ہے کہ ایک دوسرے کا احترام کیا جائے۔ یہ بات بھی انہوں نے بیان کی کہ دنیا میں ہر چیز کافی مقدار میں موجود ہے اور سب کیلئے کافی ہے اگر اس کو صحیح طرح استعمال کیا جائے۔

پھر ایک مہمان کہتی ہیں کہ آپ نے بہت سی باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ سب سے پہلے جس بات کا ذکر کیا وہ یہ تھی کہ آج کل کے معاشرے میں مذہب کو اہمیت نہیں دی جاتی اور مذہب کو منفی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ کہتی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

ہیں کہ یہ بات ہمیں بطور عیسائی بھی محسوس ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ جو بات مجھے خلیفہ کے خطاب میں بہت اہم لگی وہ تعلیم وتربیت کی اہمیت ہے۔ اس حوالے سے تو احمدیہ مسلم جماعت ویسے ہی ایک نمونہ ہے۔ کیونکہ جب انسانوں کو علم ہو کہ ان کی مقدس کتاب کیا تعلیم دیتی ہے تو پھر بہت سی مشکلات سے ہم آج بچے رہ سکتے ہیں۔ پس یہ آج احمدی نوجوانوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ خاص طور پر قرآن کریم کو پڑھیں اور سمجھیں تا کہ ان کو سمجھایا جائے اور یہ لوگ پھر مجبور ہوں گے کہ اس پر غور کریں اور اس کی حکمت کو سمجھیں۔ اس تعلیم پر عمل کریں یا اس تعلیم کو مانیں۔

پھر ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ترجمان تھے، کہتے ہیں کہ جو باتیں کی گئیں، مجھے وہ سن کر دل کو بہت اطمینان محسوس ہوا اور اپنے دوسرے خلیفہ کے حوالے سے انہوں نے تہذیب اور کلچر کی جو تعریف بیان کی تھی، دونوں کا باہمی تعلق بتایا اس سے جدید دور کے اہلِ دانش انکار نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں کہ خلیفہ نے قرآنی آیات کی بڑے احسن رنگ میں وضاحت کی ہے۔ یہ وہی آیات ہیں جو اسلام سے متنفر لوگ سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کرتے ہیں۔

پھر ایک خاتون ہیں ناہونڈی (Nahawandi) صاحبہ کہتی ہیں اس خطاب کی یورپ میں وسیع پیمانے پر اشاعت ہونے سے اسلام کے بارے میں پائے جانے والے تحفظات دور ہوں گے اور یک طرفہ طور پر پائے جانے والے منفی تاثرات کا ازالہ ہو سکے گا۔

پھر مسجد مہدی آباد کا افتتاح تھا۔ اس میں بھی جرمنی کی نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر تھے، علاقے کے لارڈ میئر، صوبائی اسمبلی کے ممبر، صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر، علاقے کے پانچ میئرز، پانچ (ڈسٹرکٹس) پارلیمنٹس کے چیئرمین آئے اور اس تقریب میں تقریباً 170؍مہمان شامل ہوئے۔

ایک مہمان جو وائس میئر ہیں، یہ خاتون ہیں، کہتی ہیں کہ میں واپس جا کر ضرور خلیفہ کی باتوں کو پھیلاؤں گی۔ اور جب بھی کوئی اسلام پر اعتراض کرے گا تو میں خلیفہ وقت کے ارشاد کو پیش کرتے ہوئے اسلام کا دفاع کرنے کی کوشش کروں گی۔ آپ آج ہم مہمانوں سے ہی مخاطب نہیں ہوئے بلکہ اپنی جماعت کے افراد کو بھی اس طرف توجہ دلائی کہ آپ لوگوں نے مسجد کے بننے کے بعد پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کرنی ہے۔

پھر ایک خاتون ہیں انجلیکا (Angelika) صاحبہ۔ کہتی ہیں اس خطاب سے مجھے یہ سبق حاصل ہوا ہے کہ ہمیں اس بارے میں غور کرنا چاہیے کہ ہمارا دوسروں سے روزمرہ کا رویہ کیسا ہے۔ ہمیں دوستوں اور غیروں کی مدد کرنی چاہیے۔

پھر ایک مہمان کہتے ہیں کہ یہاں آنا بڑا اچھا لگا۔ اسلام کے بارے میں بہت سے تحفظات دور ہو گئے اور جس طرح رواداری کا پہلو بیان کیا ہے وہ سب تمام مذاہب کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔

پھر ایک مہمان اُلف (Ulf) صاحب ہیں جو کنسلٹنٹ آف منسٹر پریذیڈنٹ (Consultant of Ministerpresident) ہیں۔ کہتے ہیں کہ خطاب میں جو بات مجھے نہایت عمدہ لگی وہ یہ تھی کہ آپ نے ایسے پہلو بیان کیے جو تمام مذاہب میں اتحاد پیدا کرنے والے ہیں۔ میں تو ایک عیسائی چرچ کا ممبر ہوں اور باوجود اس کے کہ ہمارے عبادت کے طریق اور آپ کے مذہب میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کا آپس میں اختلاف ہو گا لیکن پھر بھی امام جماعت نے ایسے پہلو بیان کیے جن کی ہر کوئی تائید کر سکتا ہے۔ میرا تو یہ ایمان ہے کہ ہم سب کا ایک ہی خدا ہے۔ صرف عبادت کا طریق مختلف ہے۔ چلو اتنا تو کم از کم قریب آنا شروع ہو گئے۔

ایک مہمان ویٹک (Witecke) صاحب تھے وہ کہتے ہیں کہ اپنے خطاب میں عورت کے مقام کو بہت اچھے رنگ میں بیان کیا ہے اور اس سے اسلام میں عورت کا مقام اور معاشرے میں عورت کی تکریم ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان لوگوں کے سینے اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھنے کیلئے بھی کھل جائیں اور اسے قبول کرنے والے بھی ہوں اور حقیقی توحید کو ماننے والے بھی ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آنے والے ہوں۔ یہی ان کی بقا ہے ورنہ یہ جو ان کا خیال ہے کہ عارضی دنیاوی ترقیاں ان کی بقا ہیں تو یہ ان کی بقا کی کوئی ضمانت نہیں۔

میڈیا کے بارے میں بھی کچھ بات بتا دوں کہ ہالینڈ میں دو میڈیا چینلز آر.ٹی.وی نن سپیت (Nunspeet) اور یورو ٹائمز میں رپورٹیں نشر ہوئیں۔ 75؍ہزار افراد تک پہنچیں۔ بیت العافیت المیرے کی ٹی وی چینل پر رپورٹ نشر ہوئی۔ پندرہ لاکھ افراد تک پہنچی۔ پہلی 75؍ہزار افراد تک تھی۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی ہزاروں میں پہنچی۔ ہالینڈ کے دوران ان کا خیال ہے کہ میڈیا کے ذریعہ سولہ لاکھ افراد تک پیغام پہنچا جس میں زیادہ تر المیرے مسجد کی کوریج تھی جو ان کے نیشنل ٹی وی نے دی تھی۔

فرانس کی نیوز ایجنسی ہے "نیشنل نیوز ایجنسی" انہوں نے یونیسکو والے خطاب کے حوالے سے ایک آرٹیکل شائع کیا اور اس آرٹیکل کے آخر میں لکھنے والے نے اس بات پر حیرانی کا ذکر کیا کہ خلیفہ نے احمدیوں کے مظالم پر کوئی بات نہیں کی۔ پھر سٹراس برگ میں مسجد مہدی کے افتتاح کے حوالے سے ڈی.این.اے میں خبر شائع ہوئی۔ ریڈیو چینل پر رپورٹ آئی اور اس طرح یہ خبر (میڈیا) آؤٹ لٹس کے ذریعہ بھی کئی ملین افراد تک پہنچی۔

جرمنی میں ویزبادن اور فلڈا اور برلن اور مہدی آباد کے جو فنکشن ہوئے ہیں ان میں مجموعی جائزے کے مطابق کُل تیرہ اخبارات میں، چار ٹی وی چینلز پر، ایک ریڈیو چینل پر اور الیکٹرانک میڈیا میں بارہ رپورٹس شائع ہوئی ہیں اور رپورٹ دینے والے کے خیال میں جو کہ خارجہ سیکرٹری ہیں، ان کا خیال ہے کہ تقریباً انچاس (49) ملین تک اس مختلف میڈیا کے ذریعے سے یہ پیغام پہنچا ہے۔ اس طرح ریویو آف ریلیجنز نے بھی اپنے ذریعے سے تقریباً ڈیڑھ ملین لوگوں تک پیغام پہنچایا۔ اللہ کرے کہ یہ پیغام جیسا کہ پہلے میں نے کہا لوگوں کے سمجھنے کا باعث بھی بنے۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ پال گھاٹ (کیرالہ انڈیا) کا ہے۔ 54؍سال کی عمر میں 15؍اکتوبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب کے ذریعہ آئی تھی جو کہ غیر احمدیوں کے معروف عالم تھے۔ قبول احمدیت کی وجہ سے انہیں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے ذریعہ صوبہ کیرالہ میں سینکڑوں افراد کو قبول احمدیت کی توفیق حاصل ہوئی۔ مرحوم مولوی کے محمود احمد صاحب نے اپنے والد کی نصیحت پر کالج کی تعلیم ترک کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تھا اور 1988ء میں جامعہ پاس کیا۔ مرحوم ایک بہت بڑے عالم تھے، متقی تھے، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، غریب پرور، صابر اور شاکر مخلص انسان تھے۔ قرآن کریم، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور خلفائے کرام کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ عربی، اردو، ملیالم اور تامل زبانوں پر بھی کافی عبور تھا۔ مرحوم کے پاس اپنی ذاتی لائبریری تھی۔ اس میں بے شمار نایاب کتابیں تھیں۔ صوبہ کیرالہ، تامل ناڈو، لکش دیپ اور بیرونِ ملک کویت میں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ ایک اچھے مقرر اور مناظر بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر 1994ء میں ان کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور حافظ مظفر احمد صاحب کے ساتھ جماعت کے ایک شدید مخالف مولوی کے ساتھ مناظرے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویاں اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ دو داماد اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفِ زندگی ہیں۔

ان کے ایک داماد لکھتے ہیں کہ جامعہ کے آخری سال کی چھٹیوں میں اپنے والد صاحب کی ہدایت پر گھر نہیں گئے بلکہ دو ماہ خالص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کیلئے وقف کر دیا۔ جامعہ کے طلبہ کیلئے اس میں ایک بڑا نمونہ ہے۔ ہندوستان کے صوبہ کیرالہ سے احمدیت کو مٹانے کیلئے وہاں کے تمام غیر احمدی مسلمان فرقوں نے متحد ہو کر ایک انجمن بنائی جس کا نام انجمن اشاعتِ اسلام رکھا۔ یہ ایک تنظیم تھی۔ اس تنظیم نے کیرالہ کے طول وعرض میں مسلسل جماعت احمدیہ کے خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر اعتراض کرتے ہوئے جلسے منعقد کیے۔ اسکے جواب میں جگہ جگہ پر جماعت نے جو جلسے کیے وہ مرحوم کی ہی قیادت میں ہوئے۔ 1998ء میں اور 2015ء میں انجمن اشاعت اسلام کے ساتھ جماعت کے تاریخی مناظرے ہوئے جس میں موصوف کو بطور مناظر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں اہلِ قرآن اور اہلِ حدیث کے ساتھ بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے کامیاب مباحثات کرنے کی سعادت پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی تہجد پڑھنے کے عادی تھے۔ ان کے داماد لکھتے ہیں کہ لڑکپن کا ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ مرحوم نمازِ تہجد ادا نہیں کر سکے جس پر ان کے والد صاحب نے کہا کہ بیٹا کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کو مقام محمود ملے؟ اس دن سے آپ نے اس وصیت کو پلے باندھ لیا اور عمر بھر اس پر عمل درآمد کیا حتیٰ کہ بیماری اور اشد کمزوری کی حالت میں بھی اس پر قائم رہے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت تھی اور اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔ تعلیمی، تربیتی، تبلیغی نشست میں بڑا حصہ خلافت کیلئے مخصوص ہوتا تھا۔ اسی موضوع پر بات کرتے تھے اور اس موضوع پر بات کرتے ہوئے اکثر جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ 2015ء میں ایک خاتون اپنے بچوں کے ساتھ احمدی ہوئیں ان کے خاوند بیرونِ ملک تھے۔ جب وہ آئے تو انہوں نے ان کو تبلیغ کی۔ انہوں نے ایک سوال کیا کہ خلافت کو ماننے کی ضرورت کیا ہے؟ اس پر مرحوم نے منصبِ خلافت اور خلافت کی اہمیت و برکات کے بارے میں اتنے جذباتی انداز میں باتیں کیں کہ ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں جس کا اس غیر از جماعت پر بھی ایسا اثر ہوا کہ باقی باتیں تو ٹھیک تھیں اور اس بات کو سنتے ہی فوراً انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

حقیقت میں وہ خلافت کے سلطانِ نصیر تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیما پوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

جتنے بھی مبلغین ہیں سب خدام کو توجہ دلائیں کہ نمازوں پر آیا کریں، خدام سے تعلق بڑھائیں اور انہیں اپنے قریب لائیں

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ اور حضور انور کی ہدایات

اصل مقصد یہ ہے کہ سزا یافتہ شخص کو احساس دلایا جائے کہ اُس نے غلطی کی ہے

سزا بہر حال اس لیے دی جاتی ہے کہ بہتری ہو، قریبی رشتہ دار جیسے ماں باپ، بہن بھائی تعلق رکھ سکتے ہیں تا کہ اصلاح ہو

چاچی، مامی، پھوپھی نہ رکھے تا کہ غلطی کا احساس ہو اور اسکو سمجھائیں کہ تم نے غلطی کی ہے، اب یہ تو عہدیدار نے خود دیکھنا ہے کہ جماعتی مفاد مقدم ہے یا ذاتی رشتہ داری

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ اور حضور انور کی زرّیں ہدایات

ہر ایک واقفہ نو تبلیغ کا شوق پیدا کرے اور یہ عہد کرے کہ

اس نے ایک ڈچ عورت کو احمدی بنانا ہے، اگر کسی کو احمدی بھی نہیں بنانا تو آپ کے واقفاتِ نو ہونے کا کیا فائدہ

واقفات نو ہالینڈ کی حضور انور کے ساتھ کلاس اور حضور انور کی ہدایات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

30 ستمبر 2019ء بروز سوموار (بقیہ رپورٹ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

معتمد نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہماری 10 مجالس میں 370 کی تجنید ہے۔ اور ہماری سب مجالس کی طرف سے رپورٹ آتی ہے۔

مہتمم تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا پلان بنایا ہے۔ ایک سال میں کیا ٹارگٹ حاصل کیا ہے۔ ایک سال میں کتنے باجماعت نمازی بنائے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 40 فیصد خدام ایک نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اپنی نیشنل عاملہ اور مقامی مجالس عاملہ کو باجماعت نمازی بنا دیں تو باقی سب ٹھیک ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا آپ کی نیشنل عاملہ اور مقامی مجالس عاملہ کے ممبران 100 ہو گئے۔ یہ سب باجماعت نماز پڑھنے لگ جائیں تو سو ہو جائیں گے۔ ان سو کو دیکھ کر پھر پچاس ساٹھ اور بھی آجائیں گے۔ تب آپ چالیس فیصد کے قریب پہنچیں گے۔ پھر آہستہ آہستہ پچاس فیصد، ساٹھ فیصد تک جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جتنے بھی مبلغین ہیں سب خدام کو توجہ دلائیں کہ نمازوں پر آیا کریں۔ خدام سے تعلق بڑھائیں اور انہیں اپنے قریب لائیں۔

مہتمم تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم سال میں چار تبلیغی کمپین (campaign) کرتے ہیں۔ ہمیں ایک بیعت بھی حاصل ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: تبلیغ کرنا آپ کا کام ہے۔ دعا کر کے تبلیغ کرنی ہے اور تھکنا نہیں ہے۔ ہدایت دینا خدا کا کام ہے۔ آپ کا کام ہے کہ ہر ایک کو پیغام پہنچا دیں۔ نن سپیٹ کے لوگ بھی جماعت کو نہیں جانتے۔ شہر جا کر جماعت کا تعارف کروائیں تا کہ لوگوں کو پتا ہو کہ احمدیت کیا ہے۔

مہتمم تبلیغ نے بتایا کہ نصاب میں کشتی نوح رکھی ہے۔ اس سے پہلے کتاب "گورنمنٹ انگریزی اور جہاد" تھی۔ اس کا ڈچ ترجمہ بھی ہے۔ ہم باقاعدہ امتحان بھی لیتے ہیں۔

مہتمم امورِ طلباء نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہمارے طلباء کی تعداد 134 ہے جس میں سے 24 یونیورسٹی میں جاتے ہیں۔

مہتمم صحت جسمانی نے اپنا پروگرام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم کرکٹ لیگ اور فٹبال لیگ کا پروگرام اپنی مقامی مجالس میں کر رہے ہیں۔

مہتمم خدمت خلق نے عرض کیا کہ پیس کانفرنس کا انعقاد کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پیس کانفرنس کے انعقاد میں خدمت خلق کا کیا کام ہے۔ آپ کا کام ہے کہ غریبوں کی مدد کریں، چیرٹی واک آرگنائز کریں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم نے چیرٹی واک کی تھی اور آٹھ ہزار یورو جمع کیا تھا اور یہ رقم HF کو اور چیرٹی والوں کو دی تھی۔

محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر سہ ماہی آڈٹ کرتے ہیں اور سارا حساب چیک کرتے ہیں۔

مہتمم صنعت وتجارت نے بتایا کہ ہم نے چار پراجیکٹس پر کام شروع کیا ہے۔ ایک تعلیم کیلئے گائیڈ کرنا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تعلیم کیلئے گائیڈ کرنا امورِ طلباء کا کام ہے۔ آپ کا کام ملازمت دلوانا ہے۔ ملازمت کے مواقع مہیا کرنا ہے۔

مہتمم عمومی نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جلسہ پر پچاس خدام سیکورٹی کی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ اب بعض ایک دن کیلئے واپس گئے ہیں۔ دوبارہ آجائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا جرمنی سے بھی سیکورٹی ڈیوٹی کیلئے پانچ خدام آئے تھے۔

مہتمم تربیت نو مبائعین نے بتایا کہ اس وقت 6 نو مبائعین ہیں جو زیر تربیت ہیں۔ ان میں سے مقامی نوجوان کرسچن بیک گراؤنڈ سے بھی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو مقامی ڈچ لوگ ہیں ان کو سورہ فاتحہ سکھائیں اور نماز بھی سکھائیں۔ سب کی تربیت کریں اور باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں۔

مہتمم تجنید نے بتایا کہ ہماری تجنید ڈبل ہونے کو ہے۔ ہماری نصف تعداد نئے خدام پر مشتمل ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جو پاکستان سے آئے ہیں انکو اپنے سسٹم میں لے کر آئیں۔ اپنے قریب لائیں۔ نمازوں سے، جمعہ سے اٹیچ کریں اور قریب لائیں۔

مہتمم تحریک جدید نے بتایا کہ 13 ہزار یورو خدام نے جمع کرنے ہیں۔ ساڑھے سات ہزار ٹارگٹ گزشتہ سال تھا۔ اب امسال اس کو ڈبل کریں گے۔

نائب صدر نے شعبہ اشاعت کے حوالہ سے بتایا کہ خدام نے گزشتہ دو تین سالوں میں آٹھ کتب ڈچ زبان میں شائع کی ہیں۔ ان میں دعاؤں پر مشتمل کتب بھی ہیں۔

مہتمم اطفال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جو جماعت کی تجنید ہے اس میں 121 اطفال ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو بھی نیا طفل آتا ہے آپ کا کام ہے کہ اس کو اپنی تجنید میں شامل کریں۔ آپ کی تجنید ساتھ کے ساتھ مکمل ہوتی رہنی چاہیے۔

مہتمم وقارِ عمل نے بتایا کہ دوران سال ہم نے 371 وقارِ عمل کروائے ہیں۔ زیادہ تر وقارِ عمل مسجد بیت العافیت Almere کی تعمیر کے حوالہ سے کیے گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ایک تو وقارِ عمل آپ نے سال کے شروع میں کروائے۔ میئر بھی آیا تھا اور تعریف کر کے گیا تھا۔

مہتمم مال نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہمارا سالانہ بجٹ 44 ہزار یورو کا ہے۔ 92 ایسے خدام ہیں جو نہیں کماتے۔ 170 خدام کمانے والے ہیں وہ صحیح چندہ ادا کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو خدام اس وقت کیمپ میں ہیں۔ ان کی انکم کم ہے۔ وہ جتنا دے سکتے ہیں دے دیں۔

مختلف قائد مجالس بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔ سب ہی نے باری باری اپنی مجالس کی تجنید کے حوالہ سے بتایا۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے پانچوں نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ پچاس فیصد خدام باجماعت پڑھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو کمزور ہیں ان کو پیار سے سمجھاتے رہیں۔ نوجوان مربیان پیچھے ہٹے ہوئے خدام کو قریب لائیں۔ جن خدام کا ان کمزور خدام سے دوستی کا تعلق ہے تو وہ ایسے خدام سے رابطہ کر کے قریب لائیں۔

حضور انور نے فرمایا لوکل سپورٹس پروگرام میں اطفال کی حوصلہ افزائی کیا کریں۔ وہ اس میں شامل ہوں۔ صرف T.V پر ہی نہ دیکھا کریں بلکہ عملاً کھیلوں کے پروگرام میں شامل ہوں۔

مجلس عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ ہمارے گھر سے نماز سینٹر 13 کلومیٹر دور ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ایک نماز وہاں جا کر باجماعت پڑھ سکتے ہو۔ حضور انور نے فرمایا مسجد کیلئے ایک دفعہ جاتے ہوئے پیٹرول پر جو خرچ آتا ہے وہ رقم پیٹرول کیلئے معین

کرو۔ مہینہ میں تیس دن اور پانچ جمعے لگالو۔ چالیس دن کا حساب رکھ لو تو یہ 225 یورو بنتے ہیں۔ خدا کی خاطر یہ رقم مسجد جانے کیلئے نکالو۔ نماز کیلئے نکالو۔ برگر نہ کھاؤ۔ بیوی کو کہو گھر میں کھانا بناؤ۔ اس سے کچھ رقم بچے گی وہ نماز کی خاطر مسجد جانے کیلئے خرچ کرو۔

حضور انور نے فرمایا اپنے ضمیر سے فتویٰ لو کہ گھر کتنا قریب ہے۔ مسجد، نماز سینٹر نہ جانا اور گھر رہ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

مہتمم تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر مجلس کو ٹارگٹ دیں کہ اتنے فیصد لوگوں کو جماعت کا تعارف پہنچ جانا چاہیے۔ کم ازکم پچاس فیصد لوگوں کو پتا ہو کہ جماعت کیا چیز ہے۔

حسابات رکھنے اور آڈٹ کے حوالہ سے متعلقہ شعبہ نے حضور انور سے رہنمائی چاہی کہ ای میل کے ذریعہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی طرف سے اخراجات کرنے کی منظوری یا کسی بل کی منظوری مل جاتی ہے۔ لیکن یہ صرف ایک پیغام کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس پر صدر صاحب کا نام تو موجود ہوتا ہے لیکن دستخط نہیں ہوتے۔ جبکہ آڈٹ کے حساب سے دستخط ہونے ضروری ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: دستخط ہونے چاہئیں۔ یہ ضروری ہے۔ ایک ممبر نے سوال کیا کہ بعض دفعہ سکول میں بچوں کی برتھ ڈے کرتے ہیں اور دوسرے بچوں کو کہتے ہیں کہ کیک لاؤ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اگر سکول والے کہتے ہیں تو کیک لے جاؤ۔ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔

آپ اپنے بچوں کو گھر میں بتائیں کہ آج اسکول میں اس طرح ہوا ہے۔ اس موقع پر تم غریبوں کیلئے آج کچھ دو۔ کچھ رقم چیرٹی میں ڈالو۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے اپنے گھر میں تین چار بچے ہیں یہ بچے آپس میں بیٹھ کر کیک کھالیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اصل یہ ہے کہ خاص اہتمام کر کے دوسروں کو نہ بلائیں۔ تحفے نہ لائیں، فنکشن نہ ہو۔

ایک ممبر نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی دوسری غیر مسلم فیملی اپنے بچے کے پروگرام پر بلا رہی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تو چلے جاؤ۔ ان کا رواج ہے۔ بچے کو کوئی تحفہ دینا ہے تو دے دو۔

حضور انور نے فرمایا اگر اسکول میں، کلاس میں کوئی ایسا پروگرام ہے تو وہاں بتانا چاہیے کہ اس موقع پر غریبوں کو کچھ دینا چاہیے۔ بہت سے غریب لوگ ایسے ہیں جن کے پاس پینے کا پانی نہیں ہے۔ تعلیم نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان کیلئے چیرٹی میں کچھ دیں تا کہ ان کی مدد ہو سکے۔ اس موقع پر دعا کریں کہ ہم معاشرہ کا اچھا حصہ بنیں۔ خدمت کرنے والے ہوں۔

ایک ممبر نے عرض کیا کہ ایک سکھ دوست کی بچی کی عمر چھ ماہ ہوئی تھی اُس نے کھانے پر بلایا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ جا کر کھالیا کرو، کوئی حرج نہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کسی کے گھر گئے ہیں اور وہاں ختم ہو رہا ہے اور ختم کا کھانا پکایا ہوا ہے۔ آپ ختم میں تو شامل نہیں ہوں گے ہاں جو کھانا ہے وہ کھانا سمجھ کر کھالو۔

چندہ کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ حکم یہ ہے کہ چندہ پاک مال سے دو۔ چندہ tax نہیں ہے۔ بلکہ یہ مالی قربانی خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے اور اس لیے ہے تا کہ تمہارے مال میں برکت پڑے۔ جو مال غلط طریق سے کمایا جائے یا ناجائز طور پر حاصل کیا جائے، اس پر چندہ نہیں لینا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 1 بجکر 50 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کیلئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ 2 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق 5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ اس میٹنگ میں عاملہ کی ممبرات کے ساتھ ریجنل صدرات اور لوکل مجالس کی صدرات بھی شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

حضور انور نے جنرل سیکرٹری صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ لجنہ کی کتنی مجالس ہیں۔ کتنی مجالس رپورٹس بھجواتی ہیں اور ان رپورٹس پر فیڈ بیک کون دیتا ہے۔ اس پر جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ کل 17 مجالس ہیں اور اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں اور ان پر نیشنل صدر صاحبہ فیڈ بیک دیتی ہیں۔ اس پر نیشنل صدر لجنہ نے بتایا کہ وہ نیشنل عاملہ کو فیڈ بیک دیتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نیشنل صدر لجنہ بھی لوکل مجالس کو فیڈ بیک دیا کریں تا کہ ان کو پتا ہو کہ نیشنل صدر کا بھی رابطہ ہے۔

اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ نیشنل جنرل سیکرٹری کی مدد کرتی ہیں۔

حضور انور نے نائب صدر اول سے ان کی ذمہ داری کے بارہ میں دریافت فرمایا، جس پر موصوفہ نے بتایا کہ ان کے پاس سیکرٹری محاسبہ مال کی ذمہ داری بھی ہے۔ حضور انور نے آڈٹ کرنے کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ سالانہ آڈٹ کرتی ہیں۔

نائب صدر دوم نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ سیکرٹری مال بھی ہیں۔ حضور انور نے چندہ دہندگان اور کمانے والی خواتین کے بارہ میں دریافت فرمایا، جس پر موصوفہ نے بتایا 411 چندہ دہندگان ہیں۔ جن میں سے 29 کمانے والی ہیں، جو ایک فیصد کے حساب سے چندہ دیتی ہیں۔

اس کے بعد معاون صدر لجنہ مینجمنٹ نے اپنے سپرد ذمہ داری کے بارہ میں بتایا۔

نگران واقفاتِ نَو سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی واقفات نو ہیں؟ موصوفہ نے بتایا کہ ان کی تعداد 83 ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے 15 سال سے بڑی واقفات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

معاونہ صدر نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ سیکرٹری سلطان القلم اور سوشل میڈیا ہیں۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سوشل میڈیا میں، نیشنل اور لوکل اخبارات میں کتنے آرٹیکل لکھے ہیں اور کتنے تبلیغی آرٹیکل لکھے ہیں۔ اس پر سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہم نے اپنی ویب سائٹ لانچ کی ہے اور ہم نے برقع پر لگنے والی پابندی کے متعلق آرٹیکل ڈالا ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا دوسروں کی ویب سائٹ پر بھی کمنٹ ڈال دیا کریں۔ آج کل جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف چیزیں چھپتی ہیں ان پر کمنٹ ڈالا کریں۔

معاونہ صدر برائے رشتہ ناطہ اور وصیت سے حضور انور نے خواتین کی وصیت کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر موصوفہ نے عرض کیا 225 لجنہ کی وصیت ہے۔

سیکرٹری تربیت نے حضور انور کے استفسار پر اپنا پروگرام بتایا۔ حضور انور نے کتاب عائلی مسائل، سوشل میڈیا اور پردہ کے متعلق نئی چھپنے والی کتب کا ڈچ ترجمہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور نے سیکرٹری امورِ طالبات سے ان کے کاموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا کہ کیا سیمینارز میں دلچسپی لیتی ہیں؟ جس پر سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ ابھی کلاسز ہو رہی ہیں۔ ستر فیصد طالبات حصہ بھی لیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری ناصرات سے ناصرات کی تعداد اور تربیت کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر سیکرٹری صاحبہ نے اپنے پروگرام کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ ناصرات کی تعداد 110 ہے۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ پاکستان سے بہت سی بچیاں آئی ہیں۔ زبان اور بعض دوسری وجوہات کی بنا پر یہاں کی بچیوں کے ساتھ integrate ہونے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ نئی آنے والی بچیاں زبان تو سیکھ رہی ہیں۔ یہ مسئلہ ہونا نہیں چاہیے۔ یہاں رہنے والی بچیوں کے ساتھ دوستی کریں۔

سیکرٹری صاحبہ خدمت خلق نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ صدر صاحبہ نے بتایا کہ حضور انور کی اجازت سے ہم نے ہیومینٹی فرسٹ سے رابطہ کیا ہے۔ انہوں نے ہمیں آئیوری کوسٹ میں بننے والے ہسپتال کے بیڈز کیلئے عطیہ فراہم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ حضور انور کے مزید استفسار پر صدر صاحبہ نے بتایا کہ ہم نے ہیومینٹی فرسٹ ہالینڈ کے انچارج سے رابطہ کیا تھا۔ انہوں نے ہمیں تمام معلومات دی ہیں۔

سیکرٹری تعلیم کی رپورٹ پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا نیشنل عاملہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتی ہے؟ جس پر سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ مطالعہ کرتی ہے۔ امتحان کے حوالہ سے عرض کیا کہ 156 لجنہ کی ممبرز امتحان دیتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نیشنل عاملہ بھی امتحان دیا کرے۔

سیکرٹری تجنید سے حضور انور نے تجنید کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ کتنی تجنید ہے اور لوکل صدرات سے تجنید کس طرح لیتی ہیں۔ سیکرٹری نے عرض کیا کہ کل تجنید 475 ہے۔ ماہانہ لوکل رپورٹس سے تجنید اپ ڈیٹ ہوتی رہتی ہے۔

سیکرٹری تبلیغ نے حضور انور کے استفسار پر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال دو بیعتیں ہوئی ہیں اور گزشتہ تین سالوں میں سات بیعتیں ہوئی ہیں۔

سیکرٹری اشاعت ڈچ اور سیکرٹری اشاعت اردو نے اپنا تعارف پیش کیا۔ جس پر حضور انور نے فرمایا سیکرٹری اشاعت ایک ہی ہو، دو کی کیا ضرورت ہے۔ وہ اپنی معاونہ رکھ سکتی ہیں۔ اس پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ حضور کی اجازت سے دو سیکرٹریان بنائی گئی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت ڈچ نے بتایا کہ رسالہ شائع ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا یو کے میں ایک رسالہ "مریم" وقف نو بچیوں کیلئے شائع ہوتا ہے۔ وہ مستقل لگوائیں۔ اس رسالے میں سے مضامین اپنے رسالہ میں ڈالا کریں۔ اچھے ترتیب دیئے ہوتے ہیں۔

سیکرٹری تربیت نومبائعات نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ سات نومبائعات کی ہفتہ وار کلاسز ہو رہی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ لوکل ڈچ لوگوں کی بھی بیعت کروائیں۔

سیکرٹری صنعت و دستکاری نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے اپنی آمدن بتائی۔

سیکرٹری صحت جسمانی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ خود کھیلتی ہیں۔ باقاعدہ کھیلنے والی کتنی ہیں؟ موصوفہ نے عرض کیا کہ یورپین والی بال ٹورنامنٹ کیلئے جاتے رہے ہیں۔

سیکرٹری ضیافت سے ان کے کام اور بجٹ کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔ موصوفہ نے اپنے بجٹ کے بارہ میں بتایا۔

سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ 7 سے 15 سال کی ناصرات کو شامل کریں۔

اسکے بعد ریجنل اور لوکل صدرات نے باری باری اپنے کام کے بارہ میں بتایا۔ حضور انور نے سب سے ان کی مجالس کی تجنید دریافت فرمائی۔

ایک لوکل صدر صاحبہ نے سوال کیا کہ آج کل کی دنیا میں مرد اور عورت کا کام کرنا ضروری ہے اور بعض لجنہ ممبرز کام کی وجہ سے جماعتی پروگراموں پر نہیں آسکتیں۔ ان کے بارہ میں حضور انور رہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو سچ ہے کہ آج کل مرد اور خواتین کام کیے بغیر گزارہ نہیں کر سکتے۔ یہ شعبہ تربیت کا کام ہے کہ ان کو یاددہانی کرواتی رہیں۔ میرے خطبات کے ذریعہ لجنہ کو بچوں کی اچھی پرورش کرنی چاہیے۔ اگر مائیں نیک ہوں گی اور ان میں دنیاوی خواہشات نہیں ہوں گی تو وہ اپنی ذمہ داری سمجھیں گی۔ مثال کے طور پر امریکہ میں کچھ لجنہ ہیں

جو کام بھی کرتی ہیں اور ان کی تربیت کا معیار بھی اچھا ہے۔ کام کرنے کی اجازت ہے اگر مجبوری ہے اور شوہر کی آمدنی اتنی اچھی نہیں ہے لیکن آپ کو اپنے عہد کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے۔ پھر اس عہد کو دہرانے کا کیا فائدہ؟

ایک لوکل صدر نے سوال کیا کہ میری مجلس میں کچھ ممبرات کا کہنا ہے کہ ہم جماعت تک اپنا تعلق رکھنا چاہتی ہیں اور جماعتی چندہ بھی دیتی ہیں لیکن وہ لجنہ اماء اللہ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتیں اور نہ ہی لجنہ کا چندہ دیتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: جماعت کے نظام کی یہی خوبصورتی ہے کہ جو لجنہ قائم کی ہوئی ہے وہ براہِ راست خلیفہ وقت کے ماتحت ہے تو پھر یہ اپنے عہد بیعت کے ساتھ منافقت کرتی ہیں۔ چندہ دیں یا نہ دیں پہلے ان کو احمدی بنائیں۔ اگر چندہ نہیں دے سکتیں تو مجھ سے اجازت لے سکتی ہیں۔ ان کی یہ سوچ غلط ہے۔ خلیفہ وقت کی بنائی ہوئی تنظیم ہے۔ اس میں شامل ہونا پڑے گا۔ اگر خلیفہ وقت سے تعلق ہے اور احمدی ہیں تو پھر ممبر ہیں۔

ایک عاملہ ممبر نے سوال کیا کہ اگر کسی جماعتی یا ذیلی تنظیم کے عہدیدار کے بہت قریبی رشتہ دار کو اخراج از نظام جماعت کی سزا ہو جائے تو اس عہدیدار کا رویہ اُس مخرج رشتہ دار سے کیا ہونا چاہیے۔

اسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا: سزا یہ تو نہیں کہ جیل میں ڈال دیں۔ صرف مقاطعہ ہوتا ہے جیسا کہ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں ہوا تھا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ سزا یافتہ شخص کو احساس دلایا جائے کہ اُس نے غلطی کی ہے۔ سزا بہرحال اس لیے دی جاتی ہے کہ بہتری ہو۔ قریبی رشتہ دار جیسے ماں باپ، بہن بھائی تعلق رکھ سکتے ہیں تاکہ اصلاح ہو۔ چاچی، مامی، پھوپھی نہ رکھے تاکہ غلطی کا احساس ہو اور اسکو سمجھائیں کہ تم نے غلطی کی ہے۔ اب یہ تو عہدیدار نے خود دیکھنا ہے کہ جماعتی مفاد مقدم ہے یا ذاتی رشتہ داری۔

ایک ممبر نے یہ سوال کیا کہ کیا ہم لجنہ کی تصاویر جو کہ معیاری پردہ میں ہوں اور دور سے کھینچی گئی ہوں، ان کو اپنے رسالہ میں شائع کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ رسالوں میں نہیں لے کر آنی۔ شائع نہیں کرنی۔ دیکھنے والے مردوں کی نیت کا نہیں پتا۔ بعض دفعہ نومبائع امریکی اور افریقی کی تصاویر آجاتی ہیں۔ ان کو چھوٹ ہے۔ لیکن پیدائشی احمدی کی نہیں ڈالنی۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ اکثر تبلیغی مہمان انگلینڈ یا جرمنی کے جلسہ پر لے جاتے ہیں لیکن جماعت کے پاس اتنا بجٹ نہیں ہوتا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنی جماعت سے مدد لیں۔ یوکے والے تو پیسے نہیں لیتے۔ اگر جماعتی طور پر تبشیر کو اطلاع کر دیں تو وہ انتظام کر دیں گے۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کچھ عہدیدار ایسی ہیں جو مسجد اور پروگراموں میں تو پردہ کر کے آتی ہیں لیکن اس سے باہر پردہ نہیں کرتیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ان کو عہدیدار نہیں بنانا۔ لیکن ان سے کام لے سکتے ہیں کچھ تو تعلق رکھنا ہے۔ اگر مسجد میں کرتی ہیں تو کچھ تو حجاب ہے۔ کم از کم مسجد میں تو پردہ کر کے آتی ہیں۔

ایک عاملہ ممبر نے سوال کیا کہ اگر نیشنل صدر یا لوکل صدر سے کوئی اختلاف رائے کرے یا اُس پر تنقید کرے تو صدر کا رویہ اس کے ساتھ کیسا ہونا چاہیے اور اس ممبر کا اطاعت کا معیار کیسا ہونا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر باہمی مشورے ہو رہے ہیں تو اس پر مثبت اختلاف رائے ہوتا ہے تو ٹھیک ہے۔ ٹانگیں کھینچنے والے نہ ہوں۔ کوئی مشورہ ہے تو لکھ کر دیں۔ صدر کا فیصلہ ہوگا۔ ورنہ خلیفہ وقت کو لکھیں۔ خلیفہ وقت کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا۔

صدر صاحبہ لجنہ نے عرض کیا کہ ریجنل اور لوکل سطح پر مردوں سے رابطہ کرنا ہوتا ہے۔ لیکن مردوں سے کام کروانا اکثر مشکل ہو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مردوں کو تعاون کرنا چاہیے۔ گھروں میں بہت سے مسائل آپ لڑ جھگڑ کے حل کروا لیتی ہیں تو یہاں بھی لڑا کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ 6 بجکر 5 منٹ تک جاری رہی۔

کلاس واقفاتِ نَو

بعد ازاں پروگرام کے مطابق 6 بجکر 15 منٹ پر واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ھدیٰ اکمل نے کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ عزیزہ امۃ السبوح باجوہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ تسنیم اَودیح نے آنحضرت ﷺ کی حدیث کا عربی متن پیش کیا۔ اور اس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ نائلہ فرحان نے پیش کیا:

’’حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں سے پیار و محبت سے رہ۔‘‘

(بخاری، کتاب الادب، باب فضل صلۃ الرحم)

اس حدیث کے بعد عزیزہ مناھل منصور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں اس لیے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

بعد ازاں عزیزہ طاہرہ الحدوشی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا:

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اُس میں وہ کیا نہیں

بعد ازاں عزیزہ رمیزہ شبیر نے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی پچاس سالہ جوبلی (1969-2019ء) کے حوالہ سے ایک تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا: اللہ کے فضل سے اس سال لجنہ اماء اللہ ہالینڈ اپنی پچاس سالہ جوبلی منا رہی ہے۔ آج ہم لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی تاریخ میں سے احمدیت قبول کرنے والی پہلی پانچ ڈچ خواتین کا مختصر تعارف کروائیں گے۔ اگر ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کا جائزہ لیں تو شروع میں یہاں کوئی مسجد یا مشن ہاؤس نہ تھا۔ اس وقت بھی ہالینڈ میں چند نیک فطرت وجود ایسے تھے جنہوں نے اسلام کے نور کو پہچانا اور اللہ کے فضل سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

اس کے بعد عزیزہ عدیلہ ریحان نے پہلی احمدی ڈچ خاتون محترمہ شارلٹ ولبری بڈ صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا: ان بابرکت وجودوں میں سب سے پہلے محترمہ شارلٹ ولبری صاحبہ کا نام آتا ہے۔ وہ قرآن کریم کے مطالعہ کے ذریعہ اسلام سے متعارف ہوئیں پھر انہوں نے امریکہ میں ہمارے مشن سے رابطہ کیا اور کتابیں منگوا کر پڑھیں۔ اس دوران حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لندن سے ہالینڈ سیر کی غرض سے پہنچے اور مس بڈ سے مل کر انہیں تبلیغ کی۔

چنانچہ انہوں نے 1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت تحریراً کی۔ بعد میں اِن کو قادیان جانے اور لجنہ اماء اللہ میں شامل ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا، اس لحاظ سے وہ ہالینڈ کی پہلی ڈچ لجنہ ممبر ہیں۔

مس بڈ کا اسلامی نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ’’ہدایت‘‘ تجویز فرمایا تو موصوفہ نے لکھا: حضرت اقدس نے مجھے جو نام دیا ہے اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میرے ولندیزی کانوں میں یہ بہت بھلا معلوم ہوتا ہے اور اس نام (ہدایت) کے معنی خصوصاً میرے لیے ہمیشہ بڑی مدد ثابت ہوں گے۔

محترمہ ہندوستان آئیں۔ اس موقع پر کئی اخباروں نے ان کی آمد اور قبول اسلام کی 1929ء میں خبریں شائع کیں۔ قادیان پہنچنے پر موصوفہ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ (اخبار فاروق 21، 28 رمئی 1929ء، صفحہ 17، 18)

23 رمئی 1929ء کو لجنہ اماء اللہ قادیان نے مس ہدایت بڈ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا اور انگریزی زبان میں ایڈریس پیش کیا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا گیا کہ آپ ہالینڈ میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والوں میں سے سب سے اوّل ہیں اور اہل ہالینڈ میں پہلی فرد ہیں جو ہزارہا میل کا سفر کر کے مرکز میں آئیں۔ ایڈریس میں ان کی استقامت کی دعا کی گئی جسکے جواب میں انہوں نے انگریزی میں تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزہ بشریٰ زبیر نے دوسری احمدی ڈچ خاتون محترمہ رضیہ ڈین بور صاحبہ کے بارہ میں بتایا: دوسری ڈچ احمدی خاتون محترمہ رضیہ ڈین بور صاحبہ ہیں۔ ہیگ میں مشن کے قیام کے بعد سب سے پہلے انہوں نے احمدیت قبول کی۔

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے بطور مبلغ اسلام ہالینڈ آنے پر پریس میں جو خبریں شائع ہوئیں ان کو پڑھتے ہی انہوں نے حافظ صاحب سے رابطہ کیا۔ رضیہ صاحبہ کو خواب میں سبز روشنی میں اسلام لکھا ہوا نظر آتا تھا اور ان کی خواہش تھی کہ کوئی مسلمان ملے تو اس کے ذریعہ سے اسلام سے وابستگی اختیار کریں۔ یہ ہیگ سے بہت دور رہتی تھیں۔ انہوں نے بڑا لمبا سفر کر کے حافظ صاحب سے ملاقات کی۔ انہوں نے محترمہ کو لٹریچر دیا اور انہوں نے چالیس دن کے اندر آ کر بیعت کر لی۔

ان کی بیعت کے بارہ میں حافظ قدرت اللہ صاحب فرماتے ہیں: ہالینڈ کی دنیا میرے لیے بالکل نئی تھی۔ نہ زبان سے واقفیت تھی اور نہ کسی اور کے ساتھ وہاں کا تعارف تھا۔ ابتدائی کام تو حالات کا جائزہ لینا ہوتا ہے اور پھر اس کے ساتھ زبان کا سیکھنا اور پھر تبلیغی میدان کی تلاش وغیرہ۔ مگر تبلیغی جوش کے نتیجہ میں ان دنوں میرے دل میں خواہش موجزن ہوئی کہ کاش خدا تعالیٰ چالیس روز کے اندر اندر مجھے یہاں اسلام پر فدا ہونے والی کوئی روح عطا فرما دے تو کیا ہی اچھا ہو۔ چنانچہ میں نے اس کیلئے خصوصی طور پر دعا بھی کی۔

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں کہ بیعت کے چند دن کے بعد ہی وہ ایک ہزار گلڈر لے کر حاضر ہوئیں اور خدمت اسلام کیلئے پیش کر دیئے۔ میں نے اسکی مالی حالت کی وجہ سے سمجھانا چاہا کہ اتنی بڑی قربانی اس کیلئے مشکل ہوگی لیکن اس نے اصرار کیا کہ یہ رقم قبول کی جائے کیونکہ وہ ایک لمبا عرصہ اسلام کی روشنی سے دور رہی ہے اور جب اس نے اس کو پا لیا ہے اس کی خاطر وہ اپنا سب کچھ پیش کرنا چاہتی ہے۔

بعد ازاں عزیزہ طیبہ سعدیہ نے تیسری احمدی ڈچ خاتون محترمہ ناصرہ زمرمین صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: 1945ء میں قرآن مجید کا ڈچ ترجمہ لندن میں مولانا جلال الدین شمس صاحب کی نگرانی میں کرایا گیا تھا۔ یہ کام محترمہ ناصرہ زمرمین صاحبہ نے کیا تھا۔

اسلام احمدیت کی طرف ان کا سفر ایسے شروع ہوا کہ لندن میں ایک ٹرانسلیشن بیورو نے ان سے رابطہ کیا اور ان کو قرآن پاک کے آخری تین سو صفحات ڈچ میں ترجمہ کرنے کیلئے دیئے۔ ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ پہلے حصہ کا ترجمہ بھی دیکھنا چاہیے۔ وہ دیکھا تو بہت قدیم اور مشکل ڈچ میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ اور قرآن کی تعلیمات ان کے اپنے عیسائی عقائد کے خلاف تھیں۔ انہوں نے یہ کام لینے سے انکار کر دیا۔ آخر بہت سوچ بچار کے بعد انہوں نے اس مبارک

کام کو کرنے کا فیصلہ کیا اور ترجمہ کا سارا کام ہی اپنے ذمہ لے لیا۔ جب انہوں نے 30، 40 صفحات کا ترجمہ کرلیا تو اپنا کام دکھانے ڈائریکٹر کے پاس گئیں تو اس نے اور اس کے دفتر کے چند لوگوں نے قرآن کیلئے نہایت توہین آمیز کلمات استعمال کیے اور بعد میں جب وہ وہاں جاتیں، وہ قرآن مجید کی توہین کرتے رہتے۔ ایک بار وہ گئیں تو ڈائریکٹر کو سخت المناک حالت میں پایا، اس کی طبیعت شدید خراب تھی، اگلے دن ہی وہ فوت ہوگیا۔ اسی طرح اس دفتر میں سے جن جن افراد نے قرآن کی توہین کی تھی وہ مختصر عرصہ میں فوت ہو گئے جو اس گفتگو میں شامل نہیں ہوئے تھے وہ سلامت رہے۔ ان واقعات کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا اور قرآن کریم کی صداقت اور حقانیت کا سکہ بیٹھنا شروع ہوا اور اس کتاب کی عظمت کا ان کے دل پر اثر ہوا۔ آہستہ آہستہ انہوں نے مسجد فضل لندن جانا شروع کیا اور احمدیت کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔

کچھ عرصہ بعد آپ اپنے ملک ہالینڈ واپس آ گئیں۔ یہاں ہالینڈ میں مشن کے قیام کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس وقت کے مبلغین کی مخلصانہ کوششوں سے آپ کو احمدیت کی نعمت حاصل ہوئی۔

اس کے بعد عزیزہ نائلہ طارق نے چوتھی احمدی ڈچ خاتون محترمہ عزیزہ والٹر صاحبہ کا تعارف کرواتے ہوئے کہا: ہالینڈ کی تاریخ میں ایک انتہائی نیک اور مخلص خاتون محترمہ عزیزہ والٹر صاحبہ تھیں۔ بہت دعا گو اور صاحبِ رؤیا وکشوف تھیں۔ حضرت سر ظفر اللہ خان صاحب بھی یہاں قیام کے دوران اپنے کاموں کیلئے ان کو دعاؤں کا کہا کرتے تھے۔ نمازوں کی بے حد پابند تھیں اور مسجد سے بہت لگاؤ تھا۔ بسوں پر لمبا سفر کر کے باقاعدگی سے مسجد آیا کرتی تھیں۔ انہوں نے قرآن کریم سیکھنے کیلئے عربی سیکھی اور احادیث نبویہ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور جماعت کے لٹریچر کا وسعت سے ترجمہ کیا۔

محترمہ عزیزہ والٹر صاحبہ کو پینٹنگ اور فن خطاطی کا بہت شوق تھا اور اللہ اور قرآن کریم سے اپنی محبت کا اظہار بھی وہ ان کے ذریعہ کرتی تھیں۔ مسجد کے محراب کیلئے انہوں نے کیلیگرافی کی تھی۔ 1985ء میں آگ کی وجہ سے بیشتر تباہ ہوگئی تھی۔ [اس موقع پر محترمہ عزیزہ والٹر صاحبہ کی مسجد مبارک کیلئے بنائی گئی کیلی گرافی کا ایک نمونہ اور مسجد مبارک کی پینٹنگ کی تصویر دکھائی گئی]

اس کے بعد عزیزہ مریم نعیم نے پانچویں احمدی ڈچ خاتون محترمہ بحری حمید صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا: محترمہ بحری حمید صاحبہ ایک انتہائی مخلص ڈچ احمدی خاتون ہیں جو آج کل امریکہ میں رہتی ہیں۔ 1957ء میں فوج میں اپنی نوکری کے دوران انہوں نے سیر کیلئے مڈل ایسٹ کا سفر کیا تو ان کا تعارف اسلام سے ہوا۔ ہالینڈ واپسی پر ان کا رابطہ ہماری مسجد سے ہوا۔ وہاں ان کو قرآن پاک دیا گیا جس کو پڑھ کر حضرت عیسیٰ کے مقام اور گناہوں کے کفارہ کے بارے میں ان کے شبہات دور ہوئے۔ یہ مسجد میں باقاعدگی سے آنے لگیں اور وہاں آنے والے غیر از جماعت مسلمانوں سے ان کی مختلف موضوعات پر بات چیت ہوتی تھی لیکن ان کو صرف مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے دلائل قرآن مجید کی تعلیمات کے عین مطابق نظر آتے تھے۔ انہوں نے 1962ء میں بیعت کی۔

محترمہ بحری حمید صاحبہ انتہائی مخلص اور محنتی خاتون ہیں۔ مالی قربانی اور تبلیغی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ یہاں مختلف لائبریریز میں تبلیغی لیکچرز اور قرآن کریم کی نمائشیں کرواتی رہی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی نیشنل صدر بھی رہی ہیں۔ نن سپیت میں بیت النور کے حصول میں کی جانے والی کوششوں میں ان کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے۔ آمین۔

بعد ازاں واقفات نو کے ایک گروپ عزیزہ ناجیہ اسلم، آصفہ ملک، درّ عدن، ہبۃ البصیر، کاشفۃ النور، عالیہ نتھو اور عزیزہ دانیہ احمد نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا کوئی ڈچ خاتون احمدی ہوئی ہے پچھلے 10 سال میں؟ اس پر ایک لجنہ نے عرض کیا کہ ایک لجنہ ہیں جو کافی active بھی ہیں اور تبلیغ بھی کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہاں کتنی واقفاتِ نو بیٹھی ہوئی ہیں؟ ہر ایک واقفہ نو یہ عہد کرے اور تبلیغ کا شوق پیدا کرے کہ اس نے ایک ڈچ عورت کو احمدی بنانا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر لجنہ نے بتایا کہ اس وقت یہاں 83 لجنہ موجود ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے 83 تو بناؤ۔ اگر کسی کو احمدی بھی نہیں بنانا تو آپ کے واقفاتِ نو ہونے کا کیا فائدہ۔

☆ ایک لجنہ نے سوال کیا ہم کہتے ہیں کہ انسان کی فطرت نیک ہوتی ہے تو اگر انسان کی فطرت نیک ہے تو ہمیں بری چیزیں attract کیوں کرتی ہیں اور ہمیں ان کی عادت اتنی جلدی کیوں ہوجاتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انسان کی فطرت تو نیک ہے۔ بچہ کی فطرت نیک ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

اسکا مطلب ہے کہ ساروں کی فطرت نیک تو نہیں ہوگی، جس کی فطرت نیک ہوگی وہ اچھائیوں کی طرف آئے گا۔ اور اس زمانہ کی اچھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ نیک فطرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اسکے بعد جو اسکا ماحول ہے، environment ہے، ماں باپ ہیں، اس کو متاثر کرتے ہیں۔ کوئی مجوسی بن جاتا ہے، کوئی عیسائی بن جاتا ہے، کوئی یہودی بن جاتا ہے کوئی مسلمان بن جاتا ہے اور مسلمان بن کر اگر آج کے مولوی کی طرح بن گیا تو پھر فطرت نیک کہاں ہوگی، وہ تو زہر سے بھی زیادہ زہریلا ہے۔ تو اس لیے بچہ نیک فطرت ہوتا ہے۔ ہر انسان نیک فطرت نہیں ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حدیث یہ ہے کہ بچہ نیک فطرت ہوتا ہے۔ ہاں اس کا environment اس کو خراب کر دیتا ہے۔ اب یہ جو خاتون تھیں جو گلڈر لے کر آئی تھیں۔ انہوں نے 1000 گلڈر (guilder) کی بات کی۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ ساری زندگی میں نے غلطیوں اور گناہوں میں گزاری اور اب میرے اندر کا اصل انسان جاگا ہے اور مجھے مذہب کی تعلیم کا پتا لگا ہے۔ انہوں نے باوجود اسکے کہ مختلف وقتوں میں کی ہوئی savings تھیں، وہ سارے گلڈر لیکر آ گئیں۔ اب دیکھیں وہ جو نیک فطرت لے کر پیدا ہوا تھا اس کو ماحول نے خراب کر دیا تھا، اب دوبارہ اسکی فطرت نیک ہوگئی۔ اور جن کی فطرت ٹھیک ہوجائے گی وہ انجام کار آئیں گے۔ جن کی نہیں ہوگی وہ نہیں آئیں گے۔

☆ ایک لجنہ نے سوال کیا کہ حضور Swimming کے دوران یا sports کرتے ہوئے یا lab میں بعض اوقات برقع نہیں پہن سکتے اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہاں کا جو code ہے اسکی پابندی کرنی ہے اور جو swimming ہے وہ کوئی compulsory تو نہیں ہے۔ لیکن اگر لازمی ہو تو آج کل جو عورتوں کا پورا ڈریس نکلا ہوا ہے وہ پہن کر ایک کونے میں جا کر swimming کر سکتی ہیں۔ اگر نہیں ہے تو ان سے کہو کہ ہمیں ایسا وقت دیں جس وقت صرف عورتیں swimming کر رہی ہوں۔ اگر پھر بھی مسئلہ ہے تو ان سے کہو کہ میں ایک حصہ میں چلی جاؤں گی، اتنی پابندی میں مان لیتی ہوں کہ میں علیحدہ ہو کر اور dress پہن کر کروں گی۔ ان کا جو dress ہوتا ہے وہ نہیں پہننا۔

☆ ایک لجنہ نے سوال کیا کہ جو باہر سے یورپ میں آتے ہیں انہیں سوشل ملتی ہے اور سوشل ملنے کے ساتھ black میں بھی کام کرتے ہیں۔ جو وہ انکم لیتے ہیں کیا وہ رزق حلال میں شامل ہوتی ہے؟ اور کیا وہ اس پر جماعت کو چندہ دے سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو قانون کے خلاف کرتے ہیں وہ رزقِ حلال کس طرح ہوسکتا ہے؟ وہ دھوکا دیتے ہیں۔ وہ ایسا کام کرتے ہیں کہ پتا بھی نہ لگے اور پھر tax بھی نہیں دیتے۔ صرف ایک جرم نہیں کر رہے ہوتے، وہ دہرا جرم کرتے ہیں۔ سوشل بھی لیتے ہیں اور کام بھی کرتے ہیں۔ پھر کام کرنے کے بعد اسے چھپاتے ہیں اور گورنمنٹ کو جو tax دینا چاہیے وہ بھی نہیں دیتے۔ تو پھر ایسے لوگوں سے چندہ کیوں لیا جائے؟ نہیں لینا چاہیے۔ یا تو ان سے کہیں کہ تم لوگ جو سوشل لیتے ہو کہ تمہاری انکم نہیں ہے اور پھر جتنا تم کماتے ہو اتنا تم tax دو اور باقی سوشل والوں کو بتاؤ کہ میری اتنی انکم ہے اور جو میرا بقایا خرچ ہے اسے compensate کرو۔ دوسرے ملکوں میں یہی ہوتا ہے کہ جتنی انکم ہوتی ہے اسکے حساب سے وہ کاٹ لیتے ہیں۔ اگر ان کی انکم ایک لیول تک نہیں آتی تو باقی سوشل مل جاتی ہے تا کہ minimum wage اس کے مطابق پہنچ جائے۔ اس لیے بہت ساروں سے ہم چندہ نہیں لیتے۔ ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں کہ جو ہمارا حلال رزق ہے، جس کا ہم tax دیتے ہیں اس پر تو کم از کم چندہ لے لیں۔ میں کہتا ہوں کہ نہیں! سارے رزق کو پاک کرو۔ ہم نے چندہ نہیں لینا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی جماعتوں کو ترقی کیلئے پیسہ تو چاہیے ہوتا ہے اور دنیا میں ہر ایک چیز پیسے سے چلتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو پاک رزق ہے وہ دین کیلئے خرچ ہونا چاہیے۔ اس لیے جو سؤر کا کاروبار کرتے ہیں، شراب کا کاروبار کرتے ہیں یا جو کلبوں کو چلاتے ہیں ان سے بھی ہم چندہ نہیں لیتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ تم بھوکے مر رہے ہو تو سؤر کھا سکتے ہو۔ تم لوگ تو سؤر کا کام کر کے سؤر کھا سکتے ہو اس لیے کہ تم لوگوں کی مجبوری تھی کہ بھوکے مر رہے تھے لیکن جماعت تو بھوکی نہیں مر رہی کہ ضرور ان سے چندہ لے۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب امام نماز پڑھاتے ہیں تو سورۃ فاتحہ کے بعد امام آمین کیوں نہیں کہتے اور دوسرے بچے آمین کیوں کہتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہیں کس نے کہا کہ وہ آمین نہیں کہتے؟ آمین دو طرح ہوتی ہے۔ اونچی آواز میں بھی کہہ دیتے ہیں اور ہلکی آواز میں بھی۔ جو نمازی پیچھے کھڑے ہوتے ہیں وہ سارے اونچی آواز میں تو آمین نہیں کہتے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ تم بچے اونچی آواز میں آمین کہہ دیتے ہو یا بعض دفعہ بڑے جو آپ کے اماں، ابا ہیں وہ ہلکے سے آمین کہہ دیتے ہیں۔ صرف آمین کہنا چاہیے۔ دل میں بھی کہہ سکتے ہو جس طرح تم ظہر اور عصر کی نماز پڑھتی ہو تو اونچی تو نہیں پڑھتی؟ اس وقت بھی دل میں ہلکی آواز میں ہونٹوں کے اندر ہی آمین کہتے ہیں۔ تو سارے آمین کہتے ہیں۔ بچوں کی طرح شور نہیں مچاتے بلکہ ہلکا سا کہہ دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کوئی بہرہ تو نہیں ہے کہ اونچی آواز میں ہی آمین کہی جائے۔ اگر آپ ہلکا سا بھی کہو گے تو اللہ میاں کو آواز آجائے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک دفعہ مسجد میں لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ آئے اور دیکھا کہ کچھ لوگ اونچی اونچی آواز میں تلاوت کر رہے ہیں، اور دعائیں پڑھ رہے ہیں اور دوسرے لوگ آہستہ آہستہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ درمیان کا راستہ استعمال کرو۔ اللہ تعالیٰ کوئی بہرہ نہیں ہے کہ تمہاری آواز نہ سن سکے اس لیے شور مچا کر دعائیں نہ کیا کرو بلکہ آرام آرام سے کیا کرو۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ آپ کو ہالینڈ کیسا لگتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہالینڈ بہت اچھا ہے۔

☆ ایک لجنہ نے سوال کیا کہ حضور ہمارے معاشرے میں ہوتا ہے کہ اگر ایک لڑکی کو depression ہے یا anxiety ہے تو کہتے ہیں کہ اسکا اللہ تعالیٰ سے

رابطہ اتنا مضبوط نہیں ہے۔ تو آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈپریشن تو دنیاداری کی وجہ سے ہے۔ بعض دفعہ حالات کی وجہ سے anxiety ہو جاتی ہے، گھبراہٹ ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک گھبراہٹ ہے اور ایک depression ہے۔ ڈپریشن مایوسی ہے کہ میں مرنے لگی ہوں اور دنیا ختم ہونے لگی ہے۔ یا اب کچھ نہیں ہو سکتا اور میرے لیے کوئی علاج نہیں ہے۔ اور اسے دنیا کی فکریں ہوتی ہیں کہ میرے پاس یہ نہیں، وہ نہیں۔ پس یہ ڈپریشن دنیاداری کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتا ہے، اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کہ اللہ کے ذکر سے تمہارے دلوں کو تسلی ہوتی ہے اور اطمینان ہوتا ہے۔ لیکن ایک گھبراہٹ ہے جو بزرگوں کو بھی ہوتی ہے۔ گھبراہٹ آنحضرت ﷺ کو بھی تھی۔ جب بدر کی جنگ ہو رہی تھی تو آنحضرت ﷺ کی گھبراہٹ بہت شدید تھی اور آپ ﷺ رو رو کر دعائیں کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ بچائے کہ اگر یہ لوگ ختم ہو گئے تو پھر تیرا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ کو بھی گھبراہٹ تھی، اسی لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کو کیوں گھبراہٹ ہو رہی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ فتوحات کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے بھی چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیا پتا ہمارا کوئی قصور یا غلطی ایسی ہو جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے اور وہ وعدے آگے چلے جائیں یا ٹل جائیں، یا جس طرح موسیٰ کی قوم 40 سال تک دھکے کھاتی رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک وہ گھبراہٹ ہوتی ہے جو نیک لوگوں کو ہوتی ہے اور اسکی وجہ اور ہوتی ہے۔ ایک depression ہے جو دنیاداری کی وجہ سے ہو جاتی ہے اور دنیا کی خواہشات اتنی ہوتی ہیں کہ وہ انتہا تک پہنچی ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک فکر اپنے بچے کی یہ ہوتی ہے کہ میرے بچوں کی اس ماحول میں تربیت ہو سکے گی یا نہیں؟ میں اس قابل ہوں بھی یا نہیں؟ اس کیلئے انسان پھر اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا ہے اور کرنی بھی چاہیے اور اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ تسلی بھی کروا دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو کہا ہے کہ میرا ذکر کرو، مجھے یاد کرو تو میں تمہارے دل کو تسلی دوں گا تو وہ تو یقیناً تسلی دیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ پر پورا trust کرنا پڑتا ہے۔

☆ ایک لجنہ نے سوال کیا کہ ہم اگر روز کا ایک سکہ صدقہ میں دیں اور مہینہ کے آخر میں اسکی رسید بنوالیں، تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہی سکہ پھر استعمال کریں یا انہی سکوں کو دینا ضروری ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہو سکتا ہے۔ کیوں نہیں ہو سکتا؟ نیت کی بات ہے۔ تم ایک جگہ پیسے ڈالتی گئی اور مہینہ کے آخر میں تم نے گنا تو وہ 30 پاؤنڈ یا 40 پاؤنڈ یا 100 پاؤنڈ یا یورو یا جتنے بھی بنتے ہیں، وہ نوٹ کی شکل میں صدقہ میں دے دیئے۔ تو پھر تم وہی سکے دوبارہ بھی صدقہ میں ڈال سکتی ہو۔ اصل چیز تو تمہاری نیت ہے۔

☆ ایک لجنہ نے سوال کیا کہ architecture کے لحاظ سے مسجد بناتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے اور گنبد اور مینار کیلئے کیا ہدایت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی ہدایت نہیں۔ جسکا جو دل کرے وہ بنائے۔ ہم نے جو اسلام آباد میں مسجد مبارک بنائی ہے اس کا مختلف architectures نے design بنا کر دیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو کپڑے ٹانگنے والا stand ہوتا ہے جو ٹوپیاں، کوٹ اور چھتری وغیرہ رکھنے کیلئے استعمال ہوتا ہے وہی مسجد مبارک کا ڈیزائن تھا۔ انگریز architecture نے اس سٹینڈ کو الٹا کرکے مسجد کا design بنا دیا۔ تو innovation ہونی چاہیے۔ بس یہ خیال رکھو کہ مینارہ اور گنبد وغیرہ ٹھیک ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے جو مسجد نبویؐ بنوائی تھی اس میں کون سے گنبد یا مینارے بنوائے تھے۔ یہ سب بعد کی پیداوار ہے۔ اس وقت چھپڑی ڈال دی اور کھجور کی چھت بنائی تھی۔ اس لیے کوئی خاص ہدایت نہیں ہے۔ آپ جدید innovation کر سکتی ہیں اور کرتی رہیں۔ لیکن اچھی چیز ہونی چاہیے۔ یہاں کسی بھی جماعت احمدیہ کی مسجد میں اللہ تعالیٰ کے نام نہیں لکھے ہوئے لیکن اسلام آباد کی مسجد میں ہم نے بہت سارے لکھ دیئے اور اس کے سینٹر میں گنبد آگیا اور اس کو چھتری کی طرح بنا دیا اور مینارے اس کے باہر نکال دیئے۔ تو یہ آپ کی مرضی ہے۔ بس ڈیزائن اچھا ہونا چاہیے۔ کریں۔

☆ ایک لجنہ نے سوال کیا کہ کشتی نوح میں حضرت مسیح موعودؑ نے our lords prayer پر اعتراض کیا تھا تو کیا ہم مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ دعا کیا کرتے تھے یا یہ بعد میں عیسائیوں نے ایجاد کی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا لکھا ہے وہ پورا فقرہ پڑھو، پھر میں بتاؤں گا۔

اس پر بچی نے عرض کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا kingdom ابھی زمین پر نہیں آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سامنے فقرے ہوں تبھی میں بتا سکتا ہوں کہ ان کی تشریح کیا ہے۔ اس وقت تو مجھے یاد نہیں کہ وہ فقرے کیا ہیں۔ اگر حوالہ ہے تو سامنے لے کر آؤ یا پھر لکھ کر بھیج دینا تو میں بتا دوں گا۔ اس وقت زبانی تو مجھے بھی یاد نہیں کہ کیا فقرے تھے۔

☆ ایک لجنہ نے سوال کیا کہ اس وقت آپ کی سب سے بڑی کیا خواہش ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام احمدی اور ہم سب اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے بن جائیں اور ویسے بن جائیں جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنانا چاہتے ہیں۔ یہ دنیا ہمارے اوپر حاوی نہ ہو جائے۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب وقف کیلئے ماں باپ کی درخواست آتی ہے تو آپ ہر درخواست پر ہاں کرتے ہیں یا بعض دفعہ نہ بھی کرتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نہ ہاں کرتا ہوں، نہ انکار کرتا ہوں۔ میں اس درخواست کو وقف نو دفتر بھیج دیتا ہوں کہ وہ اس کو process کریں۔ ان کو یہی کہا ہوا ہے کہ تم ہر درخواست کو قبول کر لو۔ اگر بعد میں بعض بچے یا ان کے ماں باپ ٹھیک نہ رہیں تو پھر ان کو list میں سے نکال دیتے ہیں۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ جس طرح فرماتا ہے کہ وہ کسی بھی جان پر اسکی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا لیکن دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ بیماری یا معاشرے کی تنگی کی وجہ سے فوت ہو جاتے ہیں تو ایسا کیوں ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے آگے کیا لکھا ہوا ہے۔ اسکے آگے بھی پڑھو کہ کیا لکھا ہے۔ اسکے آگے لکھا ہے کہ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔ جس نے جو حرکت کی اس کے مطابق اس کو بدلہ مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بوجھ نہیں ڈالتا لیکن انسان اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ وہ جو کماتا ہے اس کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اسی لیے آگے دعا سکھائی کہ، جو ہم سے پہلے لوگ گزرے ہیں، ان پر جو مشکلات آئی ہیں وہ مشکلات ہم پر نہ آئیں اور ہمارے ایسے حالات نہ ہو جائیں اور ہم ایسی حرکتیں کرنے نہ لگ جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بن کر سزائیں ملنے لگ جائیں یا ہم سے ایسی باتیں نہ ہوں۔ اللہ ہمیں معاف کردے، ہم پر رحم کردے اور ان چیزوں سے ہمیں بچا۔ یہ دعائیں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی لیے سکھائی ہیں۔ تم لوگ دعائیں کرتے رہو اور ان برائیوں سے بچتے رہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھیں ایک قانون قدرت ہے یعنی law of nature ہے، اور ایک قانون شریعت یعنی law of shariat ہے۔ اگر کسی نے زہر کھا لیا ہے تو قانون قدرت نے اس کا نتیجہ نکالنا ہے اور اس نے مرنا ہے۔ یہ نہیں کہ میں مسلمان ہوں، اس لیے میں زہر کھا کر نہیں مروں گا اور عیسائی مر جائے گا یا یہودی مر جائے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا اور atheist ہے اس نے محنت کی ہے تو ظاہر ہے وہ اچھے نمبر لے گا اور مسلمان کہہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور بغیر پڑھے میرے اچھے نمبر آجائیں گے تو وہ نہیں آئیں گے۔ پس جب انسان خود ایسی حرکتیں کرے تو پھر اس کو اس کے بدلے میں بھگتنا پڑتا ہے۔ باقی بیماری وغیرہ تو اللہ تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہے۔ ہر چیز ساتھ ساتھ ہے۔ کیا نبی بیمار نہیں ہوتے تھے؟ آنحضرت ﷺ کو کسی نے ہاتھ لگایا تو آپ ﷺ کا جسم بڑا سخت گرم تھا۔ اس پر اس نے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ کو بھی بخار ہوتا ہے؟ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں، مجھے بھی بخار ہوتا ہے اور بہت زیادہ ہوتا ہے۔ تم لوگ اتنا برداشت بھی نہیں کر سکتے۔ تو یہ چیزیں، تکلیفیں بھی ساتھ ساتھ رکھی ہوئی ہیں اور ساتھ ساتھ دنیا کا قانون بھی چل رہا ہے۔ ہاں انسان دعا کرتا رہے اور ان سے بچنے کی کوشش بھی کرے تو بہت سارے فائدے بھی ہیں اور یہ کہنا کہ کسی نے مرنا نہیں ہے یا کسی نے جانا نہیں ہے ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود کہا ہے کچھ لوگوں کو میں بچپن میں اٹھا لیتا ہوں، کچھ کو جوانی میں، کچھ کو بڑی عمر دیتا ہوں، کچھ کو اتنی عمر دیتا ہوں کہ ان میں بچپن دوبارہ آجاتا ہے یعنی بھولنے لگ جاتے ہیں۔ یہ بیماریاں اور بھولنے کی بیماری بوڑھے ہو کر ہو جاتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے فضل مانگتے رہنا چاہیے۔ پس اس کا یہی مطلب ہے کہ اگر غلط حرکتیں یا غلط کام کرو گے تو اس کا نتیجہ غلط نکلے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں حکم دیئے ہیں وہ ایسے حکم ہیں جو انسان کی طاقت سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم تلاش کرو اور پھر ان پر عمل کرو۔ اس کے بعد شکوہ کرنا کہ زیادہ بوجھ ہے یا نہیں۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس 6 بجکر 55 منٹ تک جاری رہی۔ (باقی آئندہ)

☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

اگر تمہیں پتا ہو کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم یہ خواہش کرتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10 رمئی 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ البقرہ آیات 184 تا 187 کی تلاوت فرمائی جو اس طرح ہیں: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ○ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَهٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَهُوَ خَیۡرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ○ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ○

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات کریمہ کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزے) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کیلئے بہتر ہو گا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو) کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جسکے بارے میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا۔ (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے یا جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لیے تم میں سے جو شخص اس مہینے کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیے کہ اسکے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اَور دنوں میں (تعداد پوری کرنی واجب) ہو گی۔ اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا اور (یہ حکم اس نے اس لیے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تا کہ تم تعداد کو پوری کر لو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تا کہ تم (اسکے) شکر گزار بنو۔ اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

سوال قرآن کریم کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کیا مضامین بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت، اس کی اہمیت، اس ماہ میں مومنوں کی ذمہ داریوں اور دعا کی قبولیت کے طریق بیان فرمائے ہیں۔ ایک ایسا مہینہ ہمارے لیے مقرر فرمایا ہے جس میں خدا تعالیٰ بندوں کے قریب ترین آ جاتا ہے اور شیطان کو جکڑ دیتا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر تمہیں پتا ہو کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کس طرح اور کس قدر تم پر مہربان ہوتا ہے تو تم یہ خواہش کرتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ سارا سال ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے رہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روزہ کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہیے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔

سوال متقی بننے کے واسطے کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اسکے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق ریا، عُجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے اُن کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت، خوش خُلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔

سوال متقیوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا ضمانت دی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اُسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں اور ایسے ہی شخصوں کیلئے لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ہے (یعنی نہ ہی ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم کریں گے) فرمایا اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ۔

سوال حدیث شریف میں متقیوں کی کیا خصوصیات بیان کی گئی ہیں؟

جواب حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کیلئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔

سوال آنحضرتؐ نے روزہ کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کا ہر عمل اس کی ذات کیلئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ روزہ انسان میری خاطر رکھتا ہے۔ وہ لوگ جو حقیقی مومن ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھتے ہیں۔

سوال روزہ دار کو کن باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزے ڈھال ہیں۔ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں کہنا چاہیے کہ میں تو روزے دار ہوں۔

سوال آنحضرتؐ نے روزہ دار کو کیا خوشخبری عطا فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے کہ روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ اچھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو روزے کی وجہ سے خوش ہو گا کیونکہ وہاں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی جزا ہوں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فدیہ کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لیے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روزہ کی توفیق پانے کیلئے کیا دعا سکھائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں اور اس سے توفیق طلب کرے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم پڑھنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: قرآن شریف تدبّر وتفکّر وغور سے پڑھنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارٍ یَلۡعَنُهُ الۡقُرۡاٰن یعنی بہت سے ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں قرآن کریم میں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے۔

......☆......☆......☆......

ربوہ جانے کے راستے بھی کھلیں، قادیان واپسی کے راستے بھی کھلیں اور مکہ اور مدینہ جانے کیلئے راستے بھی کھلیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17 رمئی 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ سے قبل کس مسجد کا افتتاح فرمایا؟

جواب حضور انور نے مسجد مبارک اسلام آباد کا افتتاح فرمایا اور سجدہ شکر کیا۔ تمام احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں سجدہ شکر کیا۔

سوال حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ الاعراف کی آیت قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَاَقِیۡمُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۬ؕ کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ۔ فَرِیۡقًا هَدٰی وَفَرِیۡقًا حَقَّ عَلَیۡهِمُ الضَّلٰلَۃُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَیَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ۔ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ۔ (الاعراف: 30 تا 32) تلاوت فرمائی۔

سوال حضور انور نے ان آیات کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان آیات کا ترجمہ ہے کہ تُو کہہ دے میرے رب نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر مسجد کے پاس اپنی توجہ درست کر لیا کرو اور اللہ کی عبادت کو خالص اسی کا حق قرار دیتے ہوئے اسی کو پکارو۔ جس طرح اس نے تم کو شروع کیا تھا، پھر ایک دن تم اسی حالت کی طرف لوٹو گے۔ ایک فریق کو اس نے ہدایت دی لیکن ایک اَور فریق ہے جس پر گمراہی واجب ہو گئی ہے انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پا گئے ہیں۔ اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیئو اور اسراف نہ کرو کیونکہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرکز اسلام آباد کی تعمیر کی کیا اغراض بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چند جمعے پہلے میں نے مرکز اسلام آباد منتقل ہونے کے بارے میں کہا تھا کہ مسجد فضل کے ساتھ اب دفاتر وغیرہ کے انتظامات میں کافی تنگی محسوس کی جانے لگی تھی اور اب دفاتر کے لیے بھی زیادہ بہتر اور کھلی گنجائش کی ضرورت تھی۔

سوال مرکز اسلام آباد کی تعمیر کے بعد کیا سہولیات میسر آئی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلام آباد کے تعمیراتی منصوبے

کی تکمیل کے بعد جماعت کے خدمت کرنے والوں اور دفاتر میں کام کرنے والے کچھ لوگوں کو رہائش بھی مہیا ہوگئی ہے۔اسی طرح خلیفۂ وقت کی رہائش بھی تعمیر ہوگئی ہے۔ خلیفۂ وقت کی رہائش کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مسجد بھی ہوتا کہ خلیفۂ وقت کی اقتدا میں لوگ نمازوں کی ادائیگی آرام سے کرسکیں اور درس وتدریس کے کام بھی خلیفۂ وقت سہولت سے کرسکے۔اس میں ایک قبلہ رخ ملٹی پرپز ہال بھی بنایا گیا ہے۔

سوال حضور انور نے اسلام آباد میں تعمیر ہونے والی مسجد مبارک کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی جس کا نام مَیں نے ’’مسجد مبارک‘‘ رکھا ہے اس لحاظ سے اہمیت ہے کہ خلیفۂ وقت کی رہائش بھی یہاں ہے۔اور تمام ضروری دفاتر جن سے میرا روزانہ عموماً زیادہ واسطہ رہتا ہے وہ بھی یہاں ہیں۔ یہ مسجد اس لحاظ سے مرکزی مسجد ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک اسلام آباد کے لیے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے دعا کی کہ اللہ کرے کہ یہ مسجد، مسجد مبارک کی مثیل بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی اور ہر لحاظ سے مبارک بھی ہو۔اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو دعائیں مسجد مبارک قادیان میں کیں اور جو آپؑ کی خواہشات اور تڑپ دنیا میں اسلام کے پھیلنے اور غلبہ حاصل کرنے کیلئے تھی وہ اس مسجد کو بھی پہنچتی رہیں اور انگلستان اور یورپ اور دنیا کے تمام ممالک میں یہاں سے توحید کے پھیلانے اور اسلام کا پیغام پہنچانے والی یہ مسجد اور یہ مرکز ہمیشہ بنے رہیں۔

سوال حضور انور نے اس مسجد کا نام مسجد مبارک رکھنے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب اس کا نام رکھنے کی تجویز ہو رہی تھی تو اس سے پہلے اَور نام ذہن میں آتے رہے۔ بعض ناموں کے مشورے بھی ہوتے رہے لیکن پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ایک دم میرے سامنے آ گیا جس کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ الہام یہ تھا: ’’مُبَارِكٌ وَّمُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ‘‘ یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امرِ مبارک اس میں کیا جائے گا۔

سوال پاکستان کے ایک سیاست دان نے مسجد مبارک کی تعمیر پر کیا بیوقوفانہ بیان دیا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پیپلز پارٹی کے ایک سیاستدان نے یہ بیان دیا ہم نے جماعتِ احمدیہ پر پابندیاں لگائی تھیں اور ان کو پاکستان میں پنپنے نہیں دیا تھا اور یہ نئی حکومت آئی ہے تو اِنہوں نے احمدیوں اور قادیانیوں کو اسلام آباد میں مرکز بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ ان کی عقل کا حال ہے۔

سوال مسجد مبارک کے قرب وجوار میں آکر آباد ہونے والے افراد کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی حالتوں کو ایسا بنائیں کہ اس علاقے میں احمدیت اور اسلام کی حقیقی تصویر لوگوں کو نظر آئے۔ اگر ہمارے شور کی وجہ سے، ٹریفک کی بے قاعدگی کی وجہ سے یا کسی بھی اَور وجہ سے ہمارے ہمسائے ڈسٹرب ہوتے ہیں تو ہم یہاں کے رہنے والوں کو ایک غلط پیغام دے رہے ہوں گے۔ اگر اپنے عمل سے ہم اسلام کا صحیح پیغام نہیں دے رہے تو اللہ تعالیٰ کے انعام پر ہماری شکر گزاری صرف منہ کی باتیں ہوں گی۔

سوال حضور انور نے کراچی پاکستان میں ہونے والی مخالفت کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج کل پاکستان میں کراچی میں مخالفت کا زور ہے۔مخالفین اور حکومت اس بات پر مصر ہیں کہ ہم اپنی مسجدوں کے منارے گرائیں۔ لاکھ ان کو کہا کہ مسجدوں کے جو منارے بنے ہوئے ہیں یہ پرانی مسجدیں ہیں۔ یہ پچاس ساٹھ سال سے بنی ہوئی مسجدیں ہیں لیکن ان کو سمجھ ہی نہیں آتی۔ مولوی کا خوف بے تحاشا ہے۔ افرادِ جماعت پر ظلم وتعدی میں یہ لوگ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف دشنام طرازی میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نام نہاد علما کے متعلق کیا انذار فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ اس آخری زمانے میں مسجدیں بظاہر آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور انہی میں سے فتنے اٹھیں گے اور وہیں لوٹ جائیں گے اور یہ لوگ اسلام کو بدنام کرنے والی مخلوق ہوگی جو بدترین مخلوق ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان حالات میں افراد جماعت کی کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایسے میں ہماری اَور بھی زیادہ ذمہ داری بن جاتی ہے کہ اپنی عبادتوں کو بھی خالص کریں اور دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے بھی آشنا کریں۔ اپنے دین کو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کیلئے دین کو خالص کرنے کیلئے کیا رہنمائی فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبادت کے اصول کا کیا خلاصہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ واستغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کو کیا دعا کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احمدیت کی ترقی اور دنیا کے اس خطے میں مرکز کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے دعا کریں کہ اس مرکز میں بھی وسعت پیدا ہوتی چلی جائے۔ اسکے ارد گرد احمدی آبادی بھی پھیلتی چلی جائے۔ ہم لوگوں کے اسلام کی آغوش میں آنے کا نظارہ دیکھیں۔ تمام مخالفین کے منصوبوں کو پارہ پارہ ہوتے ہم دیکھیں۔ ربوہ جانے کے راستے بھی کھلیں اور قادیان واپسی کے راستے بھی کھلیں اور مکہ اور مدینہ جانے کیلئے راستے بھی ہمارے لیے کھلیں اور اسلام کا اصل پیغام ان لوگوں کو بھی پہنچے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی تصدیق کرنے والے بن جائیں۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 15 رجون 2019ء بروز ہفتہ مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ عالیہ بشریٰ کا ہے جو میاں نصیر احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ملک ریحان احمد مربی سلسلہ کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے جو آج کل نائیجیریا میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ یہ حبیب اللہ ملک صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں۔لڑکی کے وکیل ان کے بہنوئی حسنات احمد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ وجیہہ انور کا ہے۔ یہ واقفۂ نو ہیں۔ رفیق الرحمٰن انور صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم دانیال اظہر طارق ابن طارق منیر الدین صاحب (جرمنی) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ آصفہ احمد (واقفۂ نو) کا ہے جو نعمان احمد صاحب مرحوم (Huddersfield) کی بیٹی ہیں یہ نکاح عزیزم قدرت اللہ سعید ابن سعید احمد اختر صاحب (بریڈفورڈ) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔لڑکی کے وکیل اس کے ماموں حسن نوید صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مریم صدیقہ (واقفۂ نو) کا ہے جو ڈاکٹر محمد یونس صاحب (آسٹریلیا) کی بیٹی ہیں یہ نکاح عزیزم انیس احمد بٹ ابن ضیاء اللہ احمد بٹ صاحب (لندن) کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ڈاکٹر سجیلہ ندیم بنت ڈاکٹر ندیم احمد صاحب (Scunthorpe) کا ہے۔ یہ نکاح عزیزم سہیل آرائیں ابن ڈاکٹر رشید احمد صاحب (کنگسٹن) کے ساتھ پچاس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور لڑکے کو مخاطب کرکے دریافت فرمایا: کیا کام کرتے ہو؟ لڑکے نے عرض کیا کہ آرکیٹکٹ ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: اچھا۔ سندھ سے آئے تھے؟ والدین سندھ میں رہتے تھے؟ لڑکے نے عرض کیا کہ پنجاب میں رہتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا: پنجاب میں! آرائیں شرائیں تو سندھ والے اپنے نام کے ساتھ لکھتے ہیں۔

اسکے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور تمام نکاحوں کے فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ بھی عطا فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5 رنومبر 2019)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851 9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10؍جولائی 2019 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب (گھٹیالیاں، حال یوکے)

5؍جولائی 2019ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری کرم دین کاہلوں صاحبؓ کی پوتی اور حضرت چوہدری غلام احمد صاحبؓ کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی تلاوت میں باقاعدہ، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی ایک ہمدرد اور مخلص بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بڑی مستعد اور تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ 1986ء میں بیٹے کے اسیر راہ مولیٰ ہونے اور 2000ء میں سانحہ گھٹیالیاں کے دوران شوہر کو گولی لگنے پر بڑی بہادری اور جرأت کا مظاہرہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ آپ مکرم کلیم اللہ انجم صاحب (معاون صدر انصار اللہ یوکے) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرمہ غزالہ رحمٰن صاحبہ
اہلیہ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب (نارتھ لندن)

8؍جولائی 2019ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ مشتاق حسین صاحبؓ کی پوتی، مکرم شیخ محمد اسلم صاحب کی بیٹی اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب (سابق امیر جماعت لاہور) کی بھتیجی تھیں۔ 1991ء میں پاکستان سے یوکے آئیں اور نیوہیم میں رہائش اختیار کی جہاں 19 سال تک مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔ ہمیشہ ضرورت مندوں کی مدد کیا کرتی تھیں۔ خلافت سے والہانہ عشق اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مولوی عبد الرشید ضیاء صاحب
ابن مکرم غلام احمد شاہ صاحب (مربی سلسلہ، کشمیر)

18؍جون 2019ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو 1971ء سے 2018ء تک 47 سال خدمت کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں مرحوم نے یوپی، بہار، دہلی، بھدرواہ اور جموں وکشمیر میں ایک کامیاب مبلغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نظارت بیت المال آمد کے تحت جموں وکشمیر میں بطور نگران مالی امور اور آخری سالوں میں بطور موبائل مربی دعوت الی اللہ خدمت بجالاتے رہے۔ اخبارات ورسائل میں مخالفین کے اعتراضات کے جواب بھی شائع کرواتے تھے۔ 1989ء میں آپ کو صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر جموں میں ڈوگری زبان میں قرآن کریم کی منتخب آیات، احادیث اور ملفوظات کا ترجمہ کروانے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم خوش خلق، ملنسار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ شمیم نصرت احمد صاحبہ
اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب (پورٹ لینڈ، امریکہ)

20؍مئی 2019ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو 1974ء سے 1976ء تک احمدیہ سکول Salaga (گھانا) میں بطور وائس پرنسپل خدمت کی توفیق ملی۔ بعدازاں 8 سال نائیجیریا کے پبلک سکول میں اسلامیات کا مضمون پڑھایا۔ پاکستان واپس آنے کے بعد 1991ء سے 1994ء تک بطور سیکرٹری واقفات نو حلقہ دارالذکر لاہور خدمت بجالاتی رہیں۔ 1995ء میں آپ امریکہ منتقل ہوگئیں اور وہاں دس سال بطور صدر لجنہ پورٹ لینڈ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو 2004ء میں اپنے خاوند کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ قرآن کریم کی تلاوت بہت شوق سے کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرم ایم اے محمد صاحب (کالیکٹ، کیرالہ)

19؍جون 2019ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1964ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ مرحوم نے لمبا عرصہ جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 2006ء تک کوڈیا تھور جماعت کے صدر رہے۔ اسی طرح جماعت کالیکٹ میں بطور زونل امیر وامیر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ضلعی قاضی سلسلہ بھی رہے۔ جماعت اور خلافت سے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔ حضور انور جب 2008ء میں کیرلہ تشریف لے گئے تو کالیکٹ میں انہیں کی کوٹھی میں قیام فرمایا۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کا التزام کرنے کے ساتھ ساتھ تہجد میں باقاعدہ، غریب پرور، بہت نرم مزاج، ملنسار اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ مالی حالت بہت اچھی تھی اس لیے کیرالہ میں تعمیر ہونے والی بہت سی مساجد کیلئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویاں اور چار بچے شامل ہیں۔

(4) مکرم شیخ عبد الستار صاحب
(گلی نمبر 7، محلہ مصطفیٰ آباد ضلع فیصل آباد)

23؍اپریل 2019ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا مقامی جماعت سے مثالی تعاون تھا۔ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے۔ نماز باجماعت کے پابند، دعاگو، غریبوں کی خبر گیری کرنے والے ایک مخلص باوفا انسان تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حضور انور کا خطبہ باقاعدگی سے سنتے تھے۔ اپنے بیٹے مکرم عبد الوحید صاحب کی شہادت کو بہت صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہونا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

’’میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت وطاقت ومَقدرَت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ارشادِ نبوی ﷺ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

(سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

برانچ

دانش منزل (قادیان)

دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا

آصف ندیم

جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proypritor: Asif Nadeem

Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear

مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں

Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Mob- 9434056418

শক্তি বাম®

আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...

Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop: Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: محبوب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افرادخاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افرادخاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے ازخود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کرلیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصاراللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افرادخاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

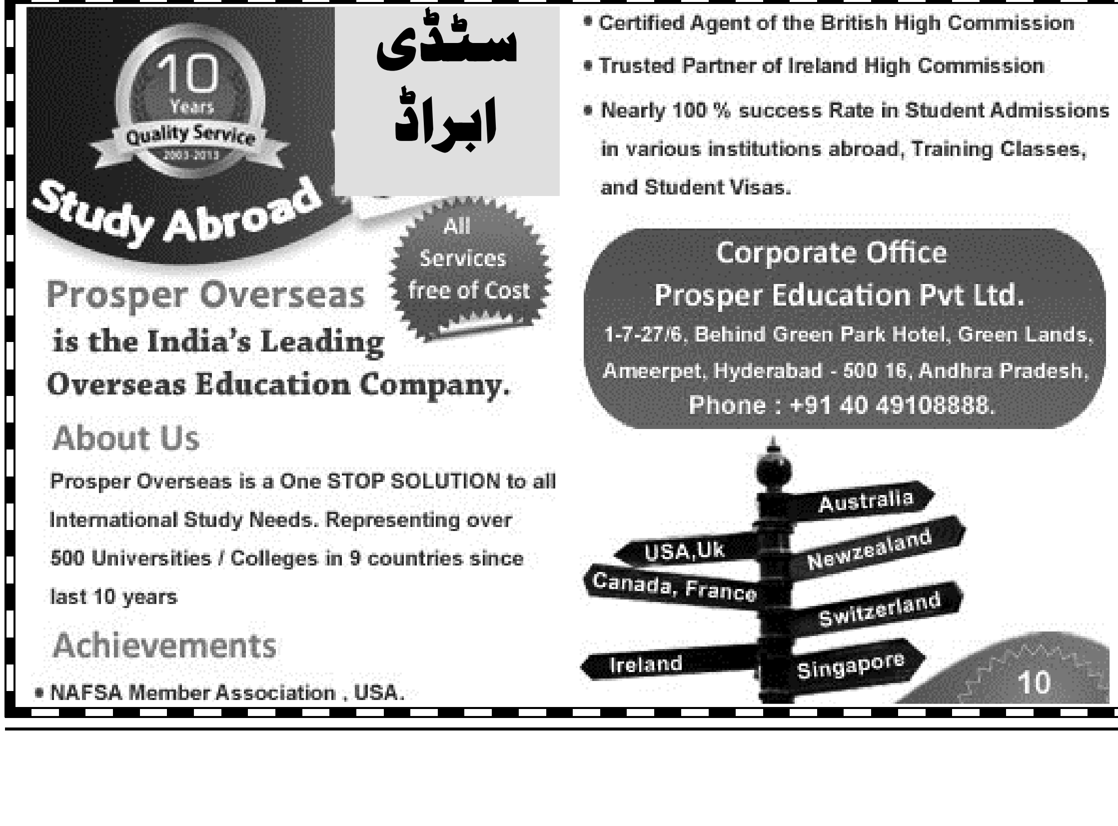

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 21 - November - 2019 Issue. 47

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک انتہائی فدائی بدری صحابی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15؍نومبر 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک انتہائی فدائی بدری صحابی حضرت عبداللہ کے باپ عبداللہ بن ابی بن سلول کے متعلق فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر جا کر دشمن کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا تو عبداللہ بن ابی بن سلول پہلے تو ساتھ چل پڑا لیکن احد کے دامن میں پہنچ کر اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر غداری دکھاتے ہوئے واپس مدینے کی طرف یہ کہتے ہوئے لوٹ گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات نہیں مانی اور مدینہ میں رہ کر دشمن کا دفاع نہیں کیا جو ہم چاہتے تھے اور یہ بھی کہا کہ یہ بھی کوئی لڑائی ہے۔ یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والی بات ہے اور وہ کہنے لگا کہ میں اس ہلاکت میں اپنے آپ کو نہیں ڈالتا۔ شروع سے ہی اس کے دل میں منافقت تھی اور منافق بزدل ہوتا ہے اور یہ بزدلی یہاں آ کے ظاہر بھی ہوگئی۔

حضور انور نے فرمایا: عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کس کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کے بارے میں تکلیف دہ اور استہزاء کی باتیں کرنی شروع کر دیں اس کی کچھ تفصیل اب میں بیان کروں گا۔ اس میں ان کے بیٹے حضرت عبداللہ کی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ 5 ہجری میں غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر انصار اور مہاجرین میں ایک بات پر اختلاف ہو گیا اور قریب تھا کہ خونریز جنگ شروع ہوجاتی لیکن بعض سمجھدار اور مخلص مہاجرین وانصار نے فوراً لوگوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے صلح صفائی کروادی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک جاہلیت کا مظاہرہ ہے اور اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور اس طرح معاملہ بہرحال رفع دفع ہوگیا لیکن جب منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کو جو اس غزوہ میں شامل تھا اس واقعہ کی اطلاع پہنچی تو اس بدبخت نے اس فتنہ کو پھر جگانا چاہا اور اپنے ساتھیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف بہت اکسایا اور یہ کہا کہ سب تمہارا قصور ہے کہ تم نے ان کو سر پر چڑھا لیا ہے۔ اب تمہیں چاہئے کہ ان کی مدد سے دست بردار ہو جاؤ اس بدبخت نے یہاں تک کہہ دیا کہ لَئِنۡ رَّجَعۡنَاۤ اِلَی الۡمَدِیۡنَۃِ لَیُخۡرِجَنَّ الۡاَعَزُّ مِنۡہَا الۡاَذَلَّ۔ یعنی دیکھو تو اب مدینہ میں جا کر عزت والا شخص ذلیل شخص کو اپنے شہر سے باہر نکال دیتا ہے کہ نہیں؟ اس وقت ایک مخلص مسلمان بچہ زید بن ارقم بھی وہاں بیٹھا تھا اس نے عبداللہ کے منہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ الفاظ سنے تو بے تاب ہو گیا اور فوراً اپنے چچا کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت عمر بھی بیٹھے تھے۔ وہ یہ الفاظ سن کر غصہ اور غیرت سے بھر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق فتنہ پرداز کی گردن اڑادوں۔ آپ نے فرمایا عمر! جانے دو۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ لوگوں میں یہ چرچا ہو کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتا پھرتا ہے۔

تھوڑی دیر میں عبداللہ بن ابی بن سلول کا لڑکا حضرت عبداللہ جن کا ذکر ہو رہا ہے، جو ایک بہت ہی مخلص صحابی تھے گھبرائے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ یارسول اللہ میں نے سنا ہے کہ آپ میرے باپ کی گستاخی اور فتنہ انگیزی کی وجہ سے اس کے قتل کا حکم دینا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کا یہی فیصلہ ہے تو آپ مجھے حکم فرمائیں میں ابھی اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں لا ڈالتا ہوں مگر آپ کسی اور کو ایسا ارشاد نہ فرمائیں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ جاہلیت کی کوئی رگ میرے بدن میں جوش مارے اور میں اپنے باپ کے قاتل کو کسی وقت کوئی نقصان پہنچا بیٹھوں اور خدا کی رضا چاہتا ہوا بھی جہنم میں جا گروں۔ آپ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا کہ ہمارا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے۔ ہم بہرحال تمہارے والد کے ساتھ نرمی اور احسان کا معاملہ کریں گے۔ مگر حضرت عبداللہ کو اپنے باپ کے خلاف اتنا جوش تھا کہ جب لشکر اسلامی مدینہ کی طرف لوٹا تو عبداللہ اپنے باپ کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم میں تمہیں واپس نہیں جانے دوں گا جب تک تم اپنے منہ سے یہ اقرار نہ کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معزز ہیں اور تم ذلیل ہو۔ عبداللہ نے اس قدر اصرار اور جوش سے اپنے باپ پر زور ڈالا کہ آخر اس نے مجبور ہو کر یہ الفاظ کہہ دیئے جس پر عبداللہ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

پھر ایک ناپاک تہمت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کی طرف سے لگائی گئی اس کا بانی مبانی بھی عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ یہ واقعہ بھی غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر پیش آیا جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذات بابرکات پر گندے الزامات لگائے گئے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن اُمِّ مسطح کے ساتھ میں باہر گئی رفع حاجت کے لئے تب اس نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات سنائی۔ جب میں اپنے گھر لوٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور آپ نے السلام علیکم کہا اور آپ نے پوچھا اب تم کیسی ہو؟ میں نے اس پر عرض کیا کہ مجھے اپنے والدین کے پاس جانے دیں۔ آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا بیٹی اس بات سے اپنی جان کو جنجال میں نہ ڈالو اطمینان سے رہو۔ لوگ کرتے ہیں ایسی باتیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ لوگ ایسی بات کا چرچا کر رہے ہیں۔ کہتی تھیں کہ میں نے وہ رات اس طرح کاٹی کہ صبح تک نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی بعض صحابہ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرۃ کو جو میری خادمہ تھیں ایک دن بلایا اور پوچھا کہ بریرۃ کیا تم نے عائشہ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تمہیں شبہ میں ڈالے۔ بریرۃ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے حضرت عائشہ میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کو میں معیوب سمجھوں۔ یہ سن کر اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا ایسے شخص کو کون سنبھالے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے دکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اپنی بیوی میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات مجھے معلوم نہیں۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس بارے میں پوچھا تو میں نے کہا اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی اور اللہ جانتا ہے کہ میں فی الواقعہ بری ہوں، آپ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر میں اقرار کرلوں تو مگر آپ اس اقرار میں مجھے سچا سمجھ لیں گے۔ اللہ کی قسم میں اپنی مثال یوسف کے باپ کی طرح پاتی ہوں جنہوں نے کہا تھا کہ فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ ؕ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ کہ صبر کرنا ہی اچھا ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہئے اس بات میں جو تم لوگ بیان کر رہے ہو۔ اس کے بعد میں ایک طرف ہٹ کر اپنے بستر پر آ گئی اور میں امید کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری کرے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائے گا کہ میں اس الزام سے بری ہوں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم آپ ابھی اپنے بیٹھنے کی جگہ سے الگ نہیں ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی حالت جاتی رہی تو آپ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ عائشہ! اللہ کا شکر بجا لاؤ کیونکہ اللہ نے تمہاری بریت کردی ہے۔ میری ماں نے مجھ سے کہا کہ اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں اللہ کے سوا کسی کا شکریہ ادا نہیں کروں گی۔

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول کی وفات ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں آپ کی طرف لپکا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ اس نے تو فلاں دن یہ بات کہی تھی اور فلاں دن یہ بات کہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا مجھے تو اختیار دیا گیا ہے اگر مجھے یہ پتا ہو کہ میں ستر بار سے زیادہ اس کیلئے دعائے مغفرت کروں اور وہ بخشا جائے گا تو میں ضرور اس سے بھی زیادہ کروں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں چند وفات یافتگان کا ذکر کروں گا اور جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کا ہے جو مکرم مولانا محمد عمر صاحب کیرالہ انڈیا کی اہلیہ تھیں۔ 20؍اکتوبر کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑنانا کے ذریعہ آئی تھی جو کیرالہ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کو چنئی میں سیکرٹری مال اور کیرالہ میں لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق ملی۔ قرآن کریم اور تہجد کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ لجنہ اور ناصرات کو بھی قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ آخر تک مولانا محمد عمر صاحب کی بہت خدمت کی بہت مہمان نواز اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار تھیں خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ آخری وقت میں انہوں نے اپنے شوہر کو بتایا کہ میری وفات کا وقت نزدیک آ چکا ہے اور اس کے بعد کہا کہ میرا اسلام سب کو پہنچا دیں۔ پھر اونچی آواز میں تین دفعہ اللہ اکبر کہا اور اس طرح آپ اللہ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک کرے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

دوسرا جنازہ ہے مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کا جو سابق مینیجر اور پبلشر تھے ماہنامہ انصار اللہ پاکستان کے۔ 16؍اکتوبر کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 2003ء میں ان کو ایک مقدمے میں اشتہاری قرار دیا گیا اور پھر یہ میری اجازت سے لندن شفٹ ہو گئے تھے۔ مرحوم موصی تھے وفات سے کچھ دیر پہلے ربوہ چلے گئے تھے۔ وہیں ان کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

تیسرا جنازہ ہے مکرم راجہ مسعود احمد صاحب کا جو مکرم راجہ محمد نواز صاحب مرحوم پنڈ دادنخان کے بیٹے تھے۔ 19؍اکتوبر کو انکی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1991ء میں یو۔کے آ گئے تھے اور یہاں کیٹ فورٹ جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ نیز قائد عمومی انصار اللہ ایڈیشنل سیکرٹری وصایا اور نیشنل سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق ملی جب میں نے وصیت کے نظام کو بہتر کرنے کیلئے کہا تو انہوں نے کافی محنت کر کے موصیان کے نظام کو منظم کیا۔ خلافت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند کرے۔

چوتھا جنازہ مکرمہ صالحہ انور ابوصاحبہ کا ہے جو انور علی ابو صاحب مرحوم سندھ کی اہلیہ تھیں۔ یہ یکم اکتوبر کو وفات پا گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بڑی دلیر اور باہمت عبادت گزار حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنیوالی خاتون تھیں۔ بچپن سے ہی نماز روزہ کی پابند تھیں اور چندہ وغیرہ دینے والی تھیں۔ خلافت سے بڑا سچا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اِن کے بچے بھی خلافت سے اور جماعت سے اسی طرح وابستہ رہیں اور قربانیاں کرنے والے ہوں جس طرح یہ خود کرتی رہیں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad